Ketabton.com

PDF by Tahir Abid Taair

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

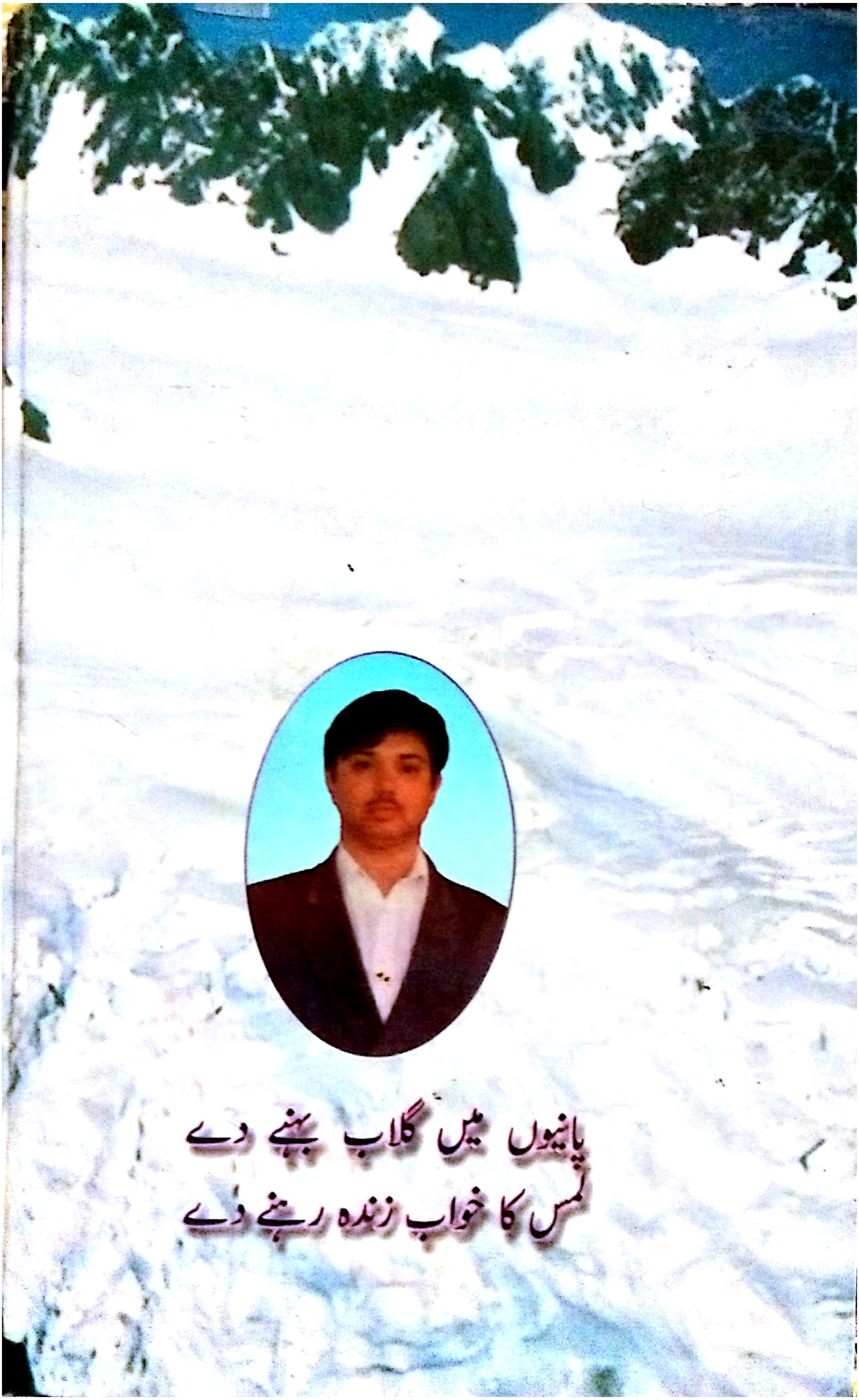

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

☆..................مری کتاب پہ حق ہے مری محبت کا..................☆

کتاب کا نام	:	لمس کا خواب زندہ رہنے دے
شاعر	:	اظہار اللہ اظہارؔ
ترتیب	:	محمد ایاز غزل، شکیل احمد نایاب، پروفیسر سید ایوب شاہ
اہتمام	:	پروفیسر شوکت اللہ، داؤد کمال محسن، پروفیسر فرمان اللہ
پروف ریڈنگ	:	پروفیسر سہیل احمد، محمد سلیمان سالم
کمپوزنگ/ ٹائٹل	:	نور کمپوزرز، پشاور (0300-5904653)
سن اشاعت	:	اپریل 2003ء
قیمت	:	100 روپے

رابطہ

اظہار اللہ اظہارؔ

معلم شعبہ اُردو، اسلامیہ کالج پشاور یونیورسٹی۔ فون 240305

انتساب

اپنے پیارے گل داجی پروفیسر انعام اللہ جان قیسؔ صاحب اور اپنی پیاری امی جی کے نام جن کی پناہوں اور نگاہوں کے پرواز کرتے لمس نے انکشاف کی نئی کہکشاؤں کو میرے راستوں میں بچھا دیا ہے۔

اظہارؔ

Scanned by CamScanner

اظہار اور جدید شعری روّیے

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں کتابوں، دوستوں اور ادبی محافل سے قطع تعلق کر کے ذات سے مکالمے میں مصروف تھا کہ ایک دن اظہار بھائی نے آ کر خواب سے جگا دیا انہیں تیزی سے کام کرنے اور کتابیں چھپوانے کی دھن تھی۔ ابھی ابھی ان کا پشتو ہائیکو کا مجموعہ آیا تھا۔ غالب پر تنقیدی کتاب اشاعت کے مرحلے میں تھی اور اب انہیں اردو کے تیسرے شعری مجموعہ نے جکڑ لیا تھا۔ شاید انہیں یہ احساس ہو چلا تھا کہ ان کے پاس وقت کم ہے اور کام زیادہ کرنا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہمیشہ تکلیف کا باعث ہوتے ہیں خاص کر دوست ، احباب کیلئے اور نہ جانے کیوں میرا یہ حال یہ ہے کہ بسیار نویس ہمیشہ سے آنکھ میں کھٹکتا رہا ہے شاید اس کی وجہ غلام محمد قاصر اور ناصر علی سید جیسے اساتذہ کی تربیت ہے۔ سو ایک دن میں نے جی کڑا کر کے اظہار بھائی سے کہہ دیا ''آپ کتابیں چھاپتے جائیں جب تھک جائیں گے تو انشاء اللہ آخر میں، میں آپ کے کلام کا انتخاب کروں گا حالانکہ مجھے احساس ہے کہ نہ آپ میر ہیں اور نہ میں ناصر کاظمی''۔ اس بات سے وہ تھوڑے سے خفا بھی ہوئے مگر اب کے پریشان ہونے کی باری میری تھی جب انہوں نے کہا میری نئی کتاب

''لمس کا خواب زندہ رہنے دے'' شائع ہو رہی ہے تم اس کے مسودے کو غور سے پڑھو۔ تمہیں اس پر مضمون لکھنا ہے۔ جب ان سے پوچھا میرا قصور کیا ہے؟ تو پتہ چلا کہ چونکہ میں ان کا ہم عصر ہوں اور وہ اپنے کسی ہم عصر سے مضمون لکھوانا چاہتے ہیں اور قرعہ فال میرے ہی نام نکلا ہے تو پریشانی میں اضافہ ہوتا گیا کہ کیا لکھوں اور کیسے'' کسی کتاب پر سچ لکھنا کہاں تک ممکن ہے۔ کتابوں پر مضامین لکھوائے ہی اس لئے جاتے ہیں کہ کچھ تعریف کا وسیلہ ہاتھ آسکے شاید میں بھی یہی کرتا۔ اظہار بھائی کی محبت میں مگر اساتذہ کی تربیت آڑے آگئی اور میں نے اظہار بھائی سے کہہ دیا مسودہ پڑھنے کے بعد جو کچھ محسوس کروں گا صاف لکھوں گا ہو سکتا ہے یہ سچائی ادھوری ہو مگر ہر ذہن کی اپنی سچائی ہوتی ہے اس طرح ان کے کلام کا مطالعہ کرتا رہا۔ ایک ایک شعر کو احساس کا حصہ بناتا رہا صبح سے شام ہوگئی ذہن میں ''ہم آئینوں کے قیدی'' اور ''گرفت'' کے اشعار موجود تھے اور آنکھوں کے سامنے ''لمس کا خواب زندہ رہنے دے'' کی تبدیلی کے احساس نے حیرت سے دو چار کیا۔ مطالعہ سے سر اٹھایا تو مناظر صاف ہونے لگے۔ ذہن میں ایک خاکہ سا بننے لگا وہی خاکہ اگلی سطور میں پیش کروں گا۔ میرا مقصد نہ کسی کی حمایت ہے نہ مخالفت اور نہ ہی شعروں کی تشریح بس کچھ رویوں کی بازیافت ہے اور کچھ سوالات۔ ایک دوست نے ایک دن کہا اظہار کے ہاں روایت کا سلیقہ نظر نہیں آتا اور ایک نے فیصلہ صادر کر دیا کہ اس کے ہاں جدید رویئے نہیں ہیں۔ سوچتا رہا اس کے ہاں روایت ہے نہ

(c) ketabton.com: The Digital Library
Scanned by CamScanner

جدیدیت تو پھر آخر اس کی شاعری میں ہے ہی کیا۔ اس مجموعے کا مسودہ پڑھتے [illegible] جواب مل گئے یہ حقیقت اس وقت مجھ پر منکشف ہوئی کہ اس کے ہاں روایت کا فقدان ہے نہ جدیدیت کا البتہ مخصوص قسم کی فضا نے انہیں گم کر دیا ہے لہذا یہ سوالات اٹھانے سے پہلے کہ اظہار کی شاعری میں روایت اور جدیدیت کی کیفیات کیا ہیں؟ یہ سوال اٹھانا بہت ضروری ہے کہ اظہار کا بنیادی مسئلہ کیا ہے۔؟

شاعر کا سب سے بڑا مسئلہ اپنے افکار اور رویوں کی دریافت ہے اس لئے خوش بختی کا لمحہ وہی ہوتا ہے جب وہ ان امور کی تلاش میں کامیاب ہو جاتا ہے نہیں تو ساری زندگی اندھیرے راستوں اور انجان راہ گزاروں میں کٹ جاتی ہے۔ نہ فطری سچائی اس کے ہاتھ آتی ہے، نہ بے ساختہ پن۔ اظہار کے ساتھ بھی یہی ہوا وہ زیادہ سے زیادہ لکھنے کی دھن میں اور لفظوں کے محل بنانے کی فکر میں فطری سچائی اور بے ساختگی سے دور ہوتا چلا گیا۔ موضوعاتی اکائی اس کے ہاتھ سے نکل گئی اور وہ لفظوں کی تراش خراش، فلسفے کے مسائل اور مشکل شاعری کی دھن میں کہیں دور نکل گیا اس کی شعوری کاوشوں نے اس کے اندر کے فطری انسان اور باکمال شاعر کو باہر آنے نہیں دیا اس کے ساتھ تقریباً وہی ہوا جو کسی زمانے میں جوش کے ساتھ ہوا تھا۔ منجمد ماحول، ٹھوس علمیت اور زبان دانی کے چسکے نے اسے کچھ اور بنا دیا وہ ایک مخصوص انجماد کو توڑ کر باہر نہ نکل سکا سو اس کی شاعری دھند میں کھو گئی اتنی زیادہ شاعرانہ صلاحیتوں اور ڈھیر ساری کتابوں کے باوجود کوئی مقام نہ بنا سکا حالانکہ اس

کے ہاں تہہ میں سب کچھ موجود ہے "ہم آئینوں کے قیدی" میں بھی "گرفت" میں بھی اور نئے مجموعہ میں نسبتاً زیادہ اور فعال صورت میں اب دیکھتے ہیں کہ نئی کتاب کی تہہ میں کیا ہے؟ جو تہہ سے اوپری سطح پر بھی آ رہا ہے اور اپنا اظہار بھی کر رہا ہے۔

یہاں روایت سے جدیدیت کی طرف ایک غیر محسوس سا سفر ہے اور درمیان میں کئی پڑاؤ آتے ہیں اس کی غزل میں روایت، اس کا آہنگ موجود ہے اس کے ذہن میں روایت کی کئی کہانیاں آباد ہیں۔ بہت سے رویے لاشعور کا حصہ بن چکے ہیں اس لئے یہ عناصر اس کی سائیکی کا حصہ بن جانے کے بعد لاتعداد روپ میں ظاہر ہوتے ہیں کتنے ہی اشعار، لفظات اور مناظر جذبے میں ڈھل کر تصویر بناتے ہیں یہاں ایک روایتی اور تہذیبی معاشرے کا فرد سانس لے رہا ہے۔

کانچ نے [illegible] ٹوٹ کر صدائیں دیں
تم نے وعدہ جہاں جہاں توڑا
اگر جدا ہوئے ہیں ہم سفر ابھی رکا نہیں
میں اس کی سانس سانس ہوں وہ میرا انگ انگ ہے

روایت کا شعور ایک الگ مسئلہ ہے اور اس کے ساتھ جم کر رہنا ایک دوسرا مسئلہ روایت کے شعور کے ساتھ اگر نئی راہوں کا سفر کیا جائے۔ ٹوٹتے تہذیبی رویوں کا تجزیہ کیا جائے اور نئے عہد کے منظر نامے کو جانچا جائے تو شاعر ایک نئی دنیا میں داخل ہو جاتا ہے جو نہ بے بنیاد ہوتی ہے نہ ہوا میں معلق۔ اسے تاریخ، تہذیب اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

اساطیر کا سہارا حاصل ہوتا ہے اور یہی صحت مند جدیدیت ہے کہ نئے مناظر اور بدلتے ہوئے رویوں کو روایت کی روشنی میں پرکھا جائے تو زمانی تسلسل برقرار رہتا ہے۔ اظہار روایتی جذبات کو بھی ذہن میں رکھتا ہے اور محبت کے بدلتے تناظر کو بھی لہٰذا روایتی کہانیوں کی روشنی میں نئی محبت کا جب تجزیہ کرتا ہے تو معاشرتی تخریب اور تہذیبی انہدام کے کئی زاویے سامنے آتے ہیں۔

سنگ باری کا کوئی ڈر نہیں لیکن اظہار
پھول کے ہاتھ میں پتھر مجھے منظور نہیں
یہ واقعہ تو کسی سانحے سے کم ہی نہیں
بچھڑ رہے ہیں مگر کوئی آنکھ نم ہی نہیں

یہ وہ مرحلہ ہے جہاں سے رومانی شاعر کا ذہن ناہموار معاشرتی ڈھانچے کی تخریب کی طرف مڑتا ہے یہ تقریباً ہر رومانی شاعر کا مسئلہ رہا کہ اسے رومان سے انقلاب کی طرف سفر کرنا پڑتا ہے اور اسے اس طرح کے کئی فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔

میں کیا ڈھونڈوں کسی آنچل کا سایہ
عروس زندگی جب بے ردا ہے

لیکن یہ فیصلے جذباتی اذہان کے تو ہو سکتے ہیں مضبوط رومانی انسان کے نہیں کہ اسے سماج کی جدوجہد میں ہر مقام پر محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یوں روایت، محبت اس سے انقلاب اور عہد حاضر کے خارجی المیوں تک سفر اظہار کی غزل میں

بہت کچھ مل جائے گا۔ یہ ساری کیفیات اپنی جگہ لیکن مجھے اظہار کی غزل آج ایک اور طرف لے کر جا رہی ہے جدید دور کے جدید منظر نامے کی طرف جس کی راہیں معاشرہ کے اسی خارجی پیکر سے پھوٹتی ہیں۔ ڈھانچے کی توڑ پھوڑ سے نکلتی ہیں اس میں نہ میری دلچسپیوں کا ہاتھ ہے نہ اظہار کی محبت کا مجھے ان رویوں میں نیا معاشرہ سانس لیتا محسوس ہوتا ہے، نیا فرد دکھائی دیتا ہے، مشینوں، صنعتوں کے درمیان گھرا ہوا بے چین فرد۔ مادیت کے شکنجے میں جکڑا ہوا روحانی فرد جس کے آگے مادیت کے معیار بانہیں پھیلائے کھڑے ہیں۔ پشت پر لاتعداد صنعتوں اور کارخانوں کا بوجھ ہے وہ ان زنجیروں سے رہائی تو نہیں پا سکتا مگر اس کا من اس کی فطرت اسے کہیں اور لے جاتی ضرور ہے۔ فطری زندگی کی طرف، معصوم خواہشوں کی طرف، وہ اس مشینی زندگی میں قدم رکھنے کے باوجود اپنے ماضی، روایات اور اساطیر سے دامن نہیں چھڑا سکا بلکہ اب یہ رشتے اور بھی گہرے ہو گئے ہیں۔ ہمارا نیا شاعر اس صنعتی دور میں واپسی کا سفر کر رہا ہے تاریخ اور دیو مالا کے طرف۔ اس کے استعارے مشینی دور کے نہیں قدیم ادوار کے ہیں۔ صنعتوں اور کارخانوں سے لپٹی زندگی کے نہیں، فطری زندگی کے ہیں۔ اظہار کی غزل کا استعاراتی اور علامتی نظام بھی مشینی زندگی کا نہیں۔ تاریخ اور فطرت کی قریب ترین زندگی کا ہے۔ اس نے جذبوں کی کہانی لکھنے کیلئے فطرت کے مظاہر سے مدد لی ہے اور نئے ماحول کی تشریح کیلئے جو استعاراتی نظام وضع کیا ہے اس کا تعلق تاریخ اور مذہب کی قدیم اقدار سے

Scanned by CamScanner

جڑ جاتا ہے۔ وہ پگڈنڈیوں پر چلتے ہوئے شاہراہوں کو دیکھ رہا ہے۔ لق ودق صحرا میں کھڑا مشینوں کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ اسے علم ہے کہ اس کے گرد کھڑی عمارتوں اور پکی شاہراہوں نے آنگن کو اجاڑ دیا ہے۔ رشتے تقدس کی علامت نہیں رہے۔ مادی رنگ روپ اختیار کر گئے ہیں۔ سارے
تصورات، اقدار کے پیمانے تبدیل ہو گئے ہیں۔ زندگی آسیب زدہ ہو گئی ہے اور خوف کی دیواریں مضبوط ہو گئی ہیں۔ اس لئے اس کا فردان مناظر کے گرد کھڑا کچھ سوالات اٹھا رہا ہے۔

نہیں آتا مگر جھونکا ہوا کا
دریچہ تو ہر اک گھر کا کھلا ہے۔
پرندے امن کے شاخوں سے اڑتے جاتے ہیں
اتر رہا ہے یہ کیسا عذاب آنگن میں
آدمی کیا کوئی سایہ بھی نہیں ہے اظہار
شہر کے کوچہ و بازار نظر آتے ہیں
برہمی آنکھ کی پھیلی ہوئی قندیل میں ہے
شہر کا شہر کسی سائے کی تحویل میں ہے
بے بسی نے ہمیں پتھر کا بنا یا اظہار
ہم نے آنگن کے اجڑ جانے کا غم دیکھا ہے

ہونٹ گنگناتے ہیں اور روح گھائل ہے
لفظ اور معانی میں اک خلیج حائل ہے
پرندے کوچ کرتے جا رہے ہیں
محبت کا کوئی امکان نہیں ہے

اور خاص کر یہ شعر

شہر کی آوارگی کو چھوڑ کر جاؤں کہاں
میرے گھر میں بھی مری تنہائی کا آسیب ہے

وہ انسان کی داخلی زندگی اور توڑ پھوڑ کا سوال اٹھا رہا ہے۔ مضطرب انسان جو متعین شریف آدمی نہیں بن سکتا اس کی زندگی کے المیے پیش کر رہا ہے
روحانی اور پراسرار کیفیات سے گزرنے والے فرد کی کہانی لکھ رہا ہے جسے واپسی کا سفر پراسرار راہوں کی طرف کرنا ہے۔ جہاں چیزیں فارمولا بنتی ہیں اور نہ ان کی تشکیل ٹھوس پیمانوں کے مطابق ہوتی ہے۔ جہاں انسان توہمات اور دھندلکوں کے تحت خوابوں کی زندگی بسر کرتا ہے۔ جدید دور کے مطابق انتہائی غیر عملی اور غیر ترقی یافتہ زندگی جس کا انسان کچھ ایسا ہے۔

تیرگی میں جو سفر ہم نے کیا ہے پیہم
وہ کوئی جسم کے ہمراہ نہیں کر سکتا

(c) ketabton.com: The Digital Library

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس کی چھاؤں میں گلابوں کے بدن جلتے ہیں
اس شجر پر کسی آسیب کا سایہ ہوگا

وہ روحانی اور پراسرار کیفیات سے گزرنے والے فرد کی کہانی لکھتے ہوئے منطقی منظرنامے کو تبدیل کر رہا ہے کہ اب اشیاء کو ان کے مروجہ پیمانے سے ہٹا کر دیکھنے کا وقت آ گیا ہے۔ اب شاید ہمیں خارجی اور داخلی کیفیات کو ایک اشارے کے تحت جانچنا ہوگا لہٰذا سارے مباحث سمیٹنے کے بعد اس کا آخری فیصلہ یہی ہے۔

تم کو نظر آتی نہیں اس عہد کی تصویر میں؟
بے چینیاں ، حیرانیاں ، تنہائیاں ، رسوائیاں

اظہار کی غزل کے یہ رویے اور ان کا اشتراک ایک مرکزی نقطہ کو جنم دیتا ہے جس کا سفر غزل سے نظم تک پھیلتا چلا جاتا ہے۔ انسان، اس کی آرزوئیں، اس کے خواب اور جدید دور کی بے چینی اور ان دائروں کے درمیان انسان کے مستقبل اور بقا کا سوال۔

اظہار کی نظم کے ساتھ بھی وہی ہوا جو اکثر غزل گو شعراء کی نظم میں ہوتا ہے ریزہ خیالی کی کیفیت، بکھرے بکھرے خیالات کا ہجوم، جس سے کبھی اکائی تعمیر ہوتی ہے، اور کبھی نہیں اور ہو بھی تو اس کی ظاہری صورت کم ہی سامنے آتی ہے۔ اظہار کی کئی نظمیں ریزہ خیالی سے تشکیل پاتی ہیں لیکن کئی نظمیں اکائی دریافت بھی کر لیتی ہیں اور کئی سطحوں پر پھیل جاتی ہیں۔ محبت سے انقلاب تک اور انقلاب سے اندرونی

جہتوں کی دریافت تک اس کے پہلے دو اہم رنگ ہیں جن میں محبت اور معاشرہ کے موجودہ ڈھانچے سے اختلاف کے زاویے موجود ہیں۔ دوسرا زاویہ یہاں نسبتاً زیادہ فعال ہے۔

ہم گلابوں کی کہانی نہیں دہرائیں گے
باغ میں کھلتے ہیں بازار میں بک جاتے ہیں (ماوراء)

روشنی ایک اکائی ہے مری ہستی کی
اس کی تقسیم ہے نسلوں کا پریشان ہونا

بندکلیاں یہ چٹکتی ہوئی کہہ جاتی ہیں
روکنے سے کہاں خوشبو کا سفر رکتا ہے (اکائی)

زندگی ایسے مراحل سے بھی گزری ہے جہاں
اک صدی ایک ہی لمحے میں گزر جاتی ہے
ہاں مگر یوں بھی ہے جب ایک گھڑی کی لغزش
پشت در پشت غلامی کی سزا دیتی ہے
ان گنت نسلوں کو چنواتی ہے دیواروں میں (تنبیہ)

اگر دیکھا جائے تو یہاں خارجی نظام اور داخلی خواہشات میں جنگ جاری ہے۔ بیرونی سارے مناظر کشید کرنے کے بعد ایک نئے رخ کا سفر اور منزلوں کی تلاش کا

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

عمل ہے لہٰذا وہ ٹوٹی پھوٹی اور بکھرتی دنیا کے نقشے کھینچتا ہے۔اقدار سے لے کر مادی عناصر تک ہر چیز کو ٹوٹتے اور بکھرتے دکھاتا ہے ایسا لگتا ہے کہ اشیاء کی توڑ پھوڑ کے نتیجے میں راہیں تبدیل ہو رہی ہیں اس میں تعمیر کا عمل دکھائی دیتا ہے یا نہیں یہ ایک الگ بحث ہے۔مگر اشیاء کو توڑنا ہی تعمیر کی طرف پہلا سفر ہے اور اس کیفیت میں مادی نظام کا ہر زاویہ شریک ہے اور اس کے باطن سے عدم شناخت اور بے چہرگی کا مسئلہ ابھر رہا ہے وہ سایوں اور آوازوں کی بھیڑ میں انسان کی تلاش کا سوال اٹھا رہا ہے۔

تنہائی کا عذاب مسلط تھا شہر پر
سایوں سے جسم ، جسم سے سائے بچھڑ گئے (دیدہ ور)
رواں ہے قافلہ منزل کی جانب
مگر رستہ بھٹک جانے کا ڈر ہے
سماعت کتنی آوازوں میں گم ہے
بہت بوجھل ہے اب کے دل کی دھڑکن
لگے ہیں ساتھ لٹ جانے کے خدشے
وفا کا چاند آدھا رہ گیا ہے
مقید ہے کہیں یادوں کی خوشبو
تھکن سے چور ، گرتے ہیں پرندے

ہوا بیمار ہے موسم پریشان
مراحل کہر میں لپٹے ہوئے ہیں
نجانے کب یہ مطلع صاف ہوگا (نہ جانے)

اظہار کی نظم میں بھی غزل کی طرح سارے رابطے فطرت کے ہیں۔تبدیلی اور ٹوٹ پھوٹ کے عمل کو فطرت کے استعارے نئی معنویت عطا کرتے ہیں اور یوں شاعری کی مجموعی اکائی سامنے آتی ہے جو محبت ، اجتماعی بے حسی ، بے چہرگی ، عدم شناخت اور آسیب زدہ تنہائی کے حوالے سمیٹ کر انسانی زندگی کے رنگ مرتب کرتی ہے اور ایک سوال چھوڑ جاتی ہے۔

نہ جانے کب یہ مطلع صاف ہوگا

رنگوں کی یہ تصویر ہی وہ ذہنی خاکہ ہے جو اظہار کی کتاب پڑھنے کے بعد میرے ذہن میں ابھرا تھا اور میں نے سوچا تھا کہ شاید یہ اظہار کے شعری رویوں کی دریافت کر سکے ہمارے شعری ماحول نئے عہد کے مناظر اور مشرق کی اجتماعی سائیکی سے مل کر سفر اور اس کی راہیں متعین کر سکے۔پتہ نہیں ایسا ہو بھی سکے یا نہیں پھر بھی جو میں نے سوچا صاف صاف کہہ دیا۔سچائی ادھوری رہی یا پوری میں کیا کہہ سکتا ہوں فیصلہ آپ پر چھوڑ دیتا ہوں۔

مضمون کے آخر میں، میں اظہار کی نظم ''امکان'' سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں مجھے اظہار کی شاعری کے اکثر حوالے اس نظم میں جمع ہوتے نظر آتے ہیں۔محبت،

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

انقلاب اور داخلی المیوں کے کئی نقوش ابھرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ سکوت سے کلام تک اور کلام سے سکوت تک، انقلاب سے محبت تک اور محبت سے انقلاب تک کئی صورتیں نظر آتی ہیں اور اجتماعی فکر بھی کہ ہمیں کہاں سکوت کا قرینہ رکھنا ہے اور کہاں جمود کی تخریب کا۔

میں چپ رہوں گا تو میرے اندر
خودآگہی کا سفر رہے گا
گھٹن بڑھے گی
تو سارے موسم
لباس اپنا اتار دیں گے
پھر آئینے بھی شناخت اپنی نہ سہہ سکیں گے
یہ تتلیاں بھی
پناہ لیں گی نحوستوں کی ولایتوں میں
پرندے اڑ اڑ کے بحرِ کاہل میں جا گریں گے
شکار ہوں گے تمام سپنے
اگر میں بولا تو پھر بھی بپھری ہوئی ہوائیں
کسی درندے کی خواڑ اکر
میرے ارادوں کو نوچ لیں گی

میں سچ کہوں گا تو میرا لہجہ غبار بن کر
ترے سراپے کو ڈھانپ لے گا
ترا تبسم شفق کی سرخی میں بار پا کر
بجھے گا شب کی سیاہیوں میں
عجیب الجھن میں مبتلا ہوں
سو میں نے سوچا ہے میرا کیا ہے
گلاب اپنی ہنسی لٹا کر
قرار پاتے ہیں خوشبوؤں میں
اب اس قیامت میں زندہ رہنا ہے یونہی ممکن
میں تیری سانسوں میں رچ کے اپنی
لطافتوں کا بھرم رکھوں گا
تری نگاہوں کو روشنائی عطا کروں گا
خود اپنے من کا دیا بجھا کر

سہیل احمد لیکچرر شعبہ اردو جامعہ پشاور

17 مارچ 2003ء

Scanned by CamScanner

ادھوری سچائی......؟

تخلیقی اکائی کے آ بگینے کو کھردرے ہاتھوں میں دبالینا وہ ناروا عمل ہے جو تتلیوں کو گرفت میں لاکر ان کی تمام تر رعنائیوں کو ہوا میں تحلیل کرتا رہتا ہے۔شاید اسی وجہ سے نقاد کا وجود اکثر تخلیق کاروں کیلئے زیادہ دلفریب نہیں رہا ہے۔اور پھر اکثر ناقدین کیمرے کی آنکھ سے تصویر لینے کے آرزومند ہوتے ہیں۔وہ تخلیق کی اکائی کے عکس اور جہتوں ،سمت اور زاویوں کو دیکھنے کی بجائے ایک نامعلوم افق کی دھند میں کھو کر تخلیقی سچائی کی ایک ہلکی سی جھلک دیکھتے ہی اس پر نہ صرف ہلہ بول دیتے ہیں بلکہ اسے اپنی اکائی سے الگ کرنے کے لئے بھی پر تولنے لگتے ہیں اور پھر اس دنگا فساد کو حاصل انتقاد بھی سمجھنے لگتے ہیں یہ سوچنا تک نہیں چاہتے کہ سمت کی تبدیلی

کس طرح اگلے مراحل میں تخلیقی منظرنامے کو تبدیل کرکے رکھ سکتی ہے گویا وہ تخلیق کو پرکھنے کے برعکس اس میں اپنے لاشعور کے گمشدہ خوابوں کی شکست خوردہ تعبیریں ڈھونڈنے کے درپے رہتے ہیں یہ جاننے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے کہ ذہن کو تخلیقی کُل کے ساتھ ملانے کا کرب کیا ہوتا ہے اور بے روح لفظیاتی پیکر تخلیقی بالیدگی پر کس طرح اپنے منحوس سائے ڈالتے رہتے ہیں وہ تو بس اپنے بے باکانہ انتقادی تشدد اور بے رحمانہ انانیت کا سلسلہ دراز رکھنا ناگزیر خیال کرتے ہیں جب اس طبقے کے ہاتھ میں قلم آتا ہے تو پھر یہ نہیں دیکھتا کہ کیا لکھنا ہے اور کیا نہیں لکھنا ہے یوں وہ نہ فقط تخلیق کے تقدس کا چہرہ نوچنے لگتے ہیں بلکہ لفظ کی حرمتوں کو بھی پامال کرنے لگتے ہیں۔مقصود یہ بھی نہیں کہ خدانخواستہ میں نقاد کے کردار کی نفی کرنا چاہتا ہوں بلکہ یہ واضح کرنا میرے لئے نہایت اہم مسئلہ ہے کہ تخلیق کار کے بطن میں جمالیاتی آہنگ سے معمور جو کائنات انگڑائیاں لیتی رہتی ہے نقاد اگر اس کی سرشاریوں اور رعنائیوں سے آنکھیں بند کرکے اس پر اپنے وسوسوں کا آہنی جال پھینکنے لگے تو تخلیق کے افادی پہلو سمیت اس کا حسیاتی ادراک اور جمالیاتی آہنگ نظروں سے اوجھل ہونے لگتا ہے۔ان خدشات کو نگاہ میں رکھ کے میں نے ماضی میں تخلیق اور شاعرانہ ذوق کے درمیان کسی تیسرے اضافی حوالے کو حائل کرنے کی زیادہ ضرورت ہی محسوس نہیں کی تاہم اب کے یہ محسوس ہوا کہ یہ تیسرا حوالہ سو فیصد غیرضروری بھی نہیں۔یقیناً اس بہانے تخلیق کو کریدنے کے بہانے بھی ہاتھ آسکتے

(c) ketabton.com: The Digital Library

ہیں اوران مباحث سے ذہن میں نئے دریچے کھلنے کا امکان بھی رہتا ہے۔ چناں چہ اس سلسلے میں میں نے اپنے عہد کے خیالات اوران سے تخلیقی ہم آہنگی کا راستہ ہموار کرنے کیلئے سہیل احمد صاحب کا انتخاب اس لئے کیا کہ وہ ادب کی روح کو مقدور بھر اپنے اوپر طاری کر کے سچ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں یقیناً سہیل احمد صاحب کا نام ادبی حلقوں میں زیادہ معروف نہیں لیکن میرے نزدیک غیر معتبر ہرگز نہیں۔ وہ بڑے بڑے ناموں کی اس ہنرکاری سے بھی پیدل ہیں جن کا ذہن تخلیق کی کرنیں بانٹتے ہوئے جگنوؤں کو چھوئے بغیر محض اس پر رائے زنی کا شوق پورا کرتا ہے اوراس کوتاہی کے باوصف اپنی دراز قامتیوں کی اوٹ میں ہو کر مسکراتے رہتے ہیں۔

بہر تقدیر سہیل صاحب کا میں تہہ دل سے شکرگزار ہوں کہ انہوں نے میری خواہش کو رد نہیں کیا یہ دوسری بات ہے کہ ان کے تاثراتی مدوجذر سے اختلاف کرنے کے کئی اسباب اور قرائن بھی موجود ہیں۔ البتہ ادبی دنیا سے ان کی والہانہ وابستگی اوران کے فنی خلوص میں کلام کرنے کو اس مرحلے پر کم ازکم میں اپنے اوپر اس لئے حرام تصور کرتا ہوں کہ ان کے مطابق ہر ذہن کی اپنی سچائی ہوتی ہے۔ حالانکہ عالمگیر سچائیوں کو اپنے موڈ پر منحصر سمجھ لینا میرے نزدیک نہایت داخلی رومانیت کا پرتو ہے کیونکہ سچائی اگر مطلق بھی ہو پھر بھی وہ مقید نہیں آزاد ہوتی ہے۔

"لمس کا خواب زندہ رہنے دے" کو آپ کے ذوق کی نذر کرنا ہے لیکن پہلے کچھ اعترافات یہ کہ شاعری کے تناظر میں تخلیق کا موجزن سمندر مجھے جہاں جہاں لے جاتا رہا ان راہوں پر میں بہتا، لہراتا اور بل کھاتا چلا گیا اور اس بہاؤ کا راستہ نہیں روکا اور یہ کہ تخلیقی تجربے کو میں محبت کی مانند سمجھتا ہوں جو پہلی نگاہ میں قاری کو گھائل تو کر دیتی ہے لیکن اس کی ہمہ گیر وسعتیں اور ذائقے ایک عمر بسر کرنے کے بعد رفتہ رفتہ اور بتدریج کھلتے ہیں، اب اجازت۔

خدا نگہبان

آپ کا

اظہار اللہ اظہار

17 مارچ 2003ء

Scanned by CamScanner

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
اظہار اور جدید شعری رویے	3
ادھوری سچائی	17
شہر کی آوارگی کو چھوڑ کر جاؤں کہاں	30
یہ بگڑتی ہوئی تصویر بنا سکتے ہیں	31
ہوا ہے قتلِ محبت کا خواب آنگن میں	33
گم شدہ شہر کے آثار نظر آتے ہیں	35
یہ مرے قتل کے آلات نہیں ہو سکتے	37
پگلی	39
ہونٹوں کو چوم لیتا ہے آکر وہ قہر میں	40
پھیلی ہیں ہر سُو راہ میں، کس دشت کی پرچھائیاں	42
مسکرا دے گا مگر چاہ نہیں کر سکتا	44

ہوش میں آیا ہے وہ، گرمیٔ جذبات کے بعد	45
تیر نکلا کمان حائل ہے	48
رک گیا ہے کوئی روانی میں	50
لمس کا خواب زندہ رہنے دے	52
کسی دہلیز پہ درباں نہیں ہے	57
فراواں تعبیر	59
میں درد کی آغوش میں بیدار رہا ہوں	60
میں استعارہ ہوں موسموں کا	62
مجھ میں سما کے جو میری پہچان بن گیا	64
کہہ رہا تھا کوئی روانی میں	66
امکان	68
نقط	71
میں لُٹ چکا تو قیامت اٹھا کے کیا کرتا	72
ماورا	74
نظر میں وسعتیں ہیں آنکھ میں غرور نہیں	76

(c) ketabton.com: The Digital Library

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

گھنٹیاں — 78
کمند — 79
شہر میں آگ بھڑک سکتی ہے، کم کم جاؤ — 80
جگنو مری نگاہ کا، شامل ہو کس قطار میں — 82
اپنے آنچل سے ذرا پوچھیے تنہائی میں — 84
گفتگو میں مہک اٹھتے ہیں ترے لمس کے پھول — 84
اک شکستہ آرزو کی برہمی لوٹ آئے گی — 85
نجانے — 87
کرن — 88
سطحِ آب پہ سورنگ کی گل کاری ہو — 89
پڑاؤ — 91
من میں روپوش اک ستارہ ہے — 92
تنبیہ — 95
زیست کی آنکھ میں کس آس کی سرشاری ہے — 96
زندگی اپنا ہی سرمایہ گنوا بیٹھی ہے — 98

سوچتے ہیں کوئی تدبیر نہیں کر سکتے — 101
پیار کے خواب میں ترمیم ضروری تو نہیں — 104
اکائی — 106
انکشاف — 109
آرزو جسم کی مہکار میں کھو جائے گی — 111
یرغمال — 113
سفر — 114
گلی میں شام کے سائے دراز ہونے لگے — 115
آس — 118
اُس میں جستجو نہیں، اِس میں انہماک ہے — 119
بھڑک چلی ہے عداوت کی آگ بستی میں — 121
پھر آئینے نے مری شکل بھی نہ پہچانی — 123
تارا تارا ٹوٹ کے بکھروں، جگنو جگنو روتا ہوں میں — 125
افق کے پار جگنو جا بسا ہے — 127
سپردگی بھی یہاں سخت امتحان میں ہے — 129

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

زندگی کالباس تھا میلا 131

تمازت 133

تموج 134

ممکن نہیں ہے ہاتھ پہنچنا گلاب تک 136

پرواز 138

پاکیزہ 140

روپ 141

رات کو صبح کی دہلیز پہ لے جانا ہے 143

حادثوں کا سفر 145

یہ واقعہ تو کسی سانحے سے کم ہی نہیں 147

گرفت 149

آئینہ ٹوٹا ہے زنجیر کی آواز سنو 150

تجربہ 151

زیست کا یہ عذاب تھوڑا ہے 153

اک کرن نے کرن کو لوٹا ہے 155

جہاں دل ہے وہاں ارماں نہیں ہے 156

صداؤں کی تصویر 158

ہم سے کیا گریز نہایت لگاؤ سے 159

سفر بے سمت، رستے دربدر ہیں 162

شہرِ بلقیس میں خوابوں کا بھرم دیکھا ہے 164

اٹھی ہیں انگلیاں ہم پر عذاب بھی آئے 166

دیدہ ور 167

ہونٹ گنگناتے ہیں، اور روح گھائل ہے 168

وقت کے پاؤں کی زنجیر نہیں دیکھو گے 170

پتھر کی آنکھ میں کوئی تصویر کھو گئی 172

میں غزل میں سما نہیں سکتا 174

حاصل درد ہو گیا ہوں میں 176

دوڑی یہ کیسی لہر شفق میں خمار کی 178

ایک لمحے کو چاہ لیتا ہے 180

ہوا کے پاؤں میں پائل ہے، ہم کو رقص کرنے دے 182

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

سجا کے آنکھ کو، آئینہ توڑ دیتا ہے	184
زندگی راہ میں بے حال کھڑی روتی ہے	186
زندگی اپنے کسی خواب پہ مغرور نہیں	188
آئینہ اُس نے توڑ ڈالا ہے	189
شکست	191
گیتوں میں ڈھل کے کرب کی شہنائی لُٹ گئی	192
بارشوں کی نذر ہے سودا مری تعمیر کا	194
نت نئے پیکروں میں ڈھلتا ہے	197
کرچیاں	199
پانیوں میں گلاب بہنے دے	200
میرے خوابوں کا گھر جلا دو گے	201
پھول روتا ہے پھول ہنستا ہے	201
سحر	202
محبتوں کی خیر ہو، نہ روپ ہے نہ رنگ ہے	203
خوشبو کو بکھیرا ہے اگر خاک رہی ہے	206

پیار کا رنگ ہی نرالا ہے	208
پیار کے خواب کو شرمندہ نہیں چھوڑے گا	210
کہکشاؤں نے آسماں توڑا	212
چوم لو پیار سے مری تصویر	214
کوئی رشتہ تو اپنی اصل سے ہے	216
کہر	217
ذرّہ ذرّہ ہے برسرِ پیکار	219
قتل	221
رات کو صبح کی تنویر کہاں لے جائے	222
نارسائی	224
پھول میں رنگ ہے نہ باس کوئی	225
ناتمام	227
تعین	230
یلغار	233
فریب	235

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

کرچیوں کو سنبھال کر رکھنا	236
میں تری نبض پہ جب ہات نہیں رکھ سکتا	237
تناظر	239
لمس کا دائرہ سمٹتا ہے	241
تعبیر	243
سمجھوتہ	244
دستک	245
داؤ	246
جاگتی آنکھ میں جب رات اُتر آتی ہے	248
آہٹ	250
کہکشاؤں کے برابر اگر آیا ہوگا	251
برہمی آنکھ کی پھیلی ہوئی، قندیل میں ہے	254

......☆......

شہر کی آوارگی کو چھوڑ کر جاؤں کہاں
میرے گھر میں بھی مری تنہائی کا آسیب ہے

اظہار

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

یہ بگڑتی ہوئی تصویر بنا سکتے ہیں
پیار کو باعثِ توقیر بنا سکتے ہیں

تیری آنکھوں میں اُداسی کے یہ جگنو کیسے
زندگی ! ہم تری تقدیر بنا سکتے ہیں

سنگ کو لمس گلابوں کا عطا کرنا ہے
ورنہ مشکل نہیں شمشیر بنا سکتے ہیں

لمس کے خواب پہ پتھراؤ نہیں ہے منظور
چاند کو لائق تسخیر بنا سکتے ہیں

اڑتے آنچل کو جو اک لمس کی سرشاری دے
ہم صداؤں کی وہ زنجیر بنا سکتے ہیں

اس طرح گھٹتا ہے نغموں کا ترنم ورنہ
ہم بھی خاموشی کو تقریر بنا سکتے ہیں

اپنی پامالی کا یارا نہیں ورنہ پگلی
دوسروں کی طرح جاگیر بنا سکتے ہیں

یہ امری اپنے زمانے کے ہیں بے حد عیّار
گل کے کِھل جانے کو تقصیر بنا سکتے ہیں

اپنی رسوائی بُری بات ہے ورنہ اظہار
ایک آنسو سے کئی میر بنا سکتے ہیں

☆

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

ہوا ہے قتل محبت کا خواب آنگن میں
سُلگ رہا ہے بدن کا گلاب آنگن میں

پرندے امن کے ،شاخوں سے اڑتے جاتے ہیں
اتر رہا ہے یہ کیسا عذاب آنگن میں

اڑا گئی ہے ہوا زندگی کے پیراہن
بکھر رہی ہے وفا کی کتاب آنگن میں

دہکتے لمس پہ فرقت کی برف گرتی ہے
سُلگ اٹھے گا کسی کا شباب انگن میں

بہک نہ جائے ستاروں کا آسماں سارا
عروسِ شب نے اتارا نقاب آنگن میں

اک انتظار کا پرکیف گیت گاتی ہے
وہ آدھی رات کو لے کر رباب آنگن میں

شجر کی شاخیں ہواؤں کے ساتھ الجھی ہیں
ثمر تو آئیں گے زیرِ عتاب آنگن میں

یہ کس کا روپ ہواؤں میں ہو گیا تحلیل
برس رہا ہے کوئی اضطراب آنگن میں

رُلا گئی مجھے جاڑے کی چاندنی اظہار
اکیلا رہ گیا اک ماہتاب آنگن میں

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

گم شدہ شہر کے آثار نظر آتے ہیں
سلسلے سارے پراسرار نظر آتے ہیں

آنکھ عریانی کی تصویر چرا کر لائی
سب اجالے یہاں بیمار نظر آتے ہیں

کون دیتا ہے انہیں چاند پہ جانے کا فریب
لوگ سب پیار سے بیزار نظر آتے ہیں

پیار کے زعم میں ہم پال گئے اور ہی روگ
یہ بھی اس شہر کے آزار نظر آتے ہیں

اپنے آنگن کے گلابوں کی طرف بھی دیکھو
ان کے چہرے بھی تو گلنار نظر آتے ہیں

لوٹ لیتا ہے کوئی چاند کا رقصاں آنچل
قہقہے رات کے بیدار نظر آتے ہیں

رقص کرتے ہیں دلاویز برہنہ پیکر
عکس آئینے کے سرشار نظر آتے ہیں

آدمی کیا کوئی سایہ بھی نہیں ہے اظہار
شہر کے کوچہ و بازار نظر آتے ہیں

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

یہ مرے قتل کے آلات نہیں ہو سکتے
مرے دشمن مرے جذبات نہیں ہو سکتے

چوڑیاں کانچ کی کیوں توڑ رہی ہے پگلی
ایسے خالی بھی مرے ہات نہیں ہو سکتے

یہ گداگر انہیں تحقیر سے ٹھکرا دیں گے
چند سکے یہاں خیرات نہیں ہو سکتے

مسکرا کر میری تصویر کا بوسہ لینا
اس طرح کم مرے خدشات نہیں ہوسکتے

آنکھ سے کوچ کریں پیار کے جگنو اڑ کر
اتنے تاریک بھی حالات نہیں ہو سکتے

جو ترے جسم کو بازار میں لے آتے ہیں
وہ تری روح کے نغمات نہیں ہو سکتے

میں نے پھولوں کے بدن آگ میں جلتے دیکھے
قہقہے امن کی آیات نہیں ہو سکتے

......☆......

ایک شعر

قافلہ آگے بڑھا جنگل سے' آدھی رات کو
اور میں گم ہو گیا تھا گونج کی آواز میں

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

پگلی

میری سماعتیں مجھ کو فریب دینے لگیں
مرے وجود میں شہنائیاں سے گونجی ہیں
دہکتے لمس کا جھونکا مجھے نہیں چھوتا
میں ایک آہ کی گرمی تلاش کرنے گیا
سو اپنے سائے میں پھر کپکپا کے لوٹ آیا
اگر میں تاروں سے محوِ کلام ہوتا ہوں
ہوائے سرد اُڑاتی ہے میری بینائی
تمام رات بدن کے شرار کھلتے ہیں
کہ برف باری کا موسم ہے اور مری پگلی
میری نصیب کی چادر بھی اوڑھ کر سوئی

......☆......

ہونٹوں کو چوم لیتا ہے آ کر وہ قہر میں
شائد علاج اپنے غموں کا ہے زہر میں

آئینے کو زبان عطا ہوگئی ہے کیا
پتھر کے ٹوٹنے کی صدائیں ہیں شہر میں

بندوق چل گئی ہے کہیں آس پاس ہی
مرغانِ خوش، چپاک سے گرتے ہیں نہر میں

اک ماہتاب کہہ گیا چہرے کو پیٹ کر
ناگن نے سایہ ڈال کے کاٹا ہے مہر میں

Scanned by CamScanner

ماتم کناں ستارے ہیں جنگو کی موت پر
جلتے ہیں ایک پل کو تو بجھتے ہیں پہر میں

یوں چوڑیاں اتار کے کیوں رو رہی ہے تو
یہ حادثے تو آتے ہی رہتے ہیں دہر میں

اظہار زندگی بھی کہاں حسبِ حال تھی
آواز اپنی دب گئی آئے جو لہر میں

ایک شعر
(گرفت سے بعض ترامیم کے ساتھ)

ٹوٹتی جاتی ہیں بس ایک ذرا لغزش سے
چوڑیاں بھی میری قسمت کے ستارے نکلیں

O

پھیلی ہیں ہر سُو راہ میں، کس دشت کی پرچھائیاں
زنجیر کی آواز ہے، بجتی نہیں شہنائیاں

دم گھٹ گیا جذبات کا، اور ساز بجتے ہی رہے
بے پیرہن آغوش میں لٹتی رہیں دانائیاں

جذبات کے گرداب بھی، ہم کو ڈبو سکتے نہیں
کس جھیل میں گم ہوگئیں، اُس آنکھ کی گہرائیاں

(c) ketabton.com: The Digital Library

شادابیوں کے سلسلے، کس لمس میں مدہوش ہیں
ماتھے پہ کالک مل گئیں، اک پھول کی زیبائیاں

تم کو نظر آتی نہیں، اس عہد کی تصویر میں
بے چینیاں ، حیرانیاں ، تنہائیاں ، رسوائیاں

اظہار میری برہمی ، آنچل کا لہرانا نہیں
لیتی ہے میرے روبرو ، وہ شوخ کب انگڑائیاں

......☆......

ایک شعر

گھر کا دروازہ گر گیا لیکن
دستکیں بج رہی ہیں آنگن میں

......☆......

O

مسکرا دے گا مگر چاہ نہیں کر سکتا
گُل کا کھلنا مجھے بے راہ نہیں کر سکتا

تیرگی میں جو سفر ہم نے کیا ہے پیہم
وہ کوئی جسم کے ہمراہ نہیں کر سکتا

مجھکو ہر حال میں چاہت کا بھرم رکھنا ہے
جاں نکلتی ہے مگر آہ نہیں کر سکتا

پیار کا جرم بھی الہام ہے گویا اظہار
گاہ کر سکتا ہوں اور گاہ نہیں کر سکتا

......☆......

Scanned by CamScanner

ہوش میں آیا ہے وہ، گرمیٔ جذبات کے بعد
دن کا تحفہ مجھے لوٹا دیا اک رات کے بعد

لمس کے خواب نے تعبیر کا آنچل تھاما
چاند گل کر دیا اس آنکھ نے خدشات کے بعد

میں نے آغوش میں مہکایا ہے پھولوں کا شعور
مسکرا لیتا تھا بیساختہ ، ہر مات کے بعد

یوں نہ ہو بارشیں بستی کو بہا لے جائیں
قہر اُترے نہ کہیں پیار کی آیات کے بعد

ایک ہنگامہ سا برپا تھا کسی آنگن میں
خامشی چھا گئی کیوں چارسُو ، بارات کے بعد

یاد کر کے جسے اک سحر میں کھو جاتا تھا
اور گم صم ہوا میں اس سے ملاقات کے بعد

مُنتظر تھا کہ وہ چھیڑے گا فسانہ دل کا
اس نے کچھ بھی نہ کہا ''شکوہ حالات'' کے بعد

(c) ketabton.com: The Digital Library
Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

اب محبت کا کوئی ساز نہ چھیڑو ورنہ
جاگ جائیں گے کئی فتنے بھی نغمات کے بعد

یہ بھی شائد مرے احساس کا دھوکہ ہوگا
بددُعا تو کوئی دیتا نہیں ، سوغات کے بعد

بے حسی کیوں ہے، فقط اتنا کہا تھا اظہار
اک قیامت سی اٹھی شہر میں اس بات کے بعد

☆

○

تیر نکلا کمان حائل ہے
گفتگو میں بیان حائل ہے

رک نہ جائے سفر ستارے کا
راہ میں آسمان حائل ہے

چاند اترے گا کس کے آنگن میں
درمیاں اک جہان حائل ہے

مری آغوش کے مہکنے میں
کب زمان و مکان حائل ہے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

اڑتی زلفوں کی راہ میں کب سے
کہکشاں کی اڑان حائل ہے

ستاروں کا جھرمٹ جو سڑک کی مانند دکھائی دیتا ہے

اس گماں میں یقیں کی تلخی تھی
اس یقیں میں گمان حائل ہے

درد کی تیز دھوپ میں اظہار
روپ کا سائبان حائل ہے

چھتری، پناہ گاہ

⟡ ......☆...... ⟡

ایک شعر

شام کی پلکوں پہ تاروں کا سفر رک سا گیا
دھڑکنوں سے ساز چھینا ہے کہیں مہتاب نے

چاند، چاندنی

⟡ ......☆...... ⟡

○

رک گیا ہے کوئی روانی میں
جھول آئے گا اِس کہانی میں

کس کو نگلا ہے پھر سمندر نے
بلبلے بن رہے ہیں پانی میں

کھا لینا

چڑھتے دریا کے پاس مت جانا
مار ڈالے گا مہربانی میں

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

سر سے پگڑی گری، قلندر کی
مر گیا ہے کوئی جوانی میں

اس کی تصویر کہہ گئی اظہار
غم بھی ملتے ہیں شادمانی میں

ایک شعر

آنکھ ہیرا نگل گئی لیکن
آگ لگتی نہیں سمندر میں

لمس کا خواب زندہ رہنے دے

لمس کے انکشاف کے پیچھے
عقل حیرت فروش ہے کب سے
لمس ماں کی دعا کا دامن ہے
لمس آغوش ہے صداؤں کی
لمس دوشیزگی کی دھڑکن ہے
لمس اک قہقہہ ہے بچے کا
لمس کا اختصار آنسو ہے
جس میں پہنائیاں ہیں ہستی کی

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

لمس خوشبو کا پھول ہے لیکن
اپنے من میں سما نہیں سکتا
پھوٹتے اس سے ہیں کئی چشمے
رقص کرتی ہے کہکشاں اس میں
گنگناتا ہے اک جہاں اس میں
لمس کے آسمان میں پیہم
جلتے بجھتے کئی ستارے ہیں
لمس مہتاب کی کہانی ہے
لمس کی چاندنی کی ٹھنڈک سے
آرزو کے لہو میں گرمی ہے
لمس اک صبح کا فسانہ ہے
لمس اک شام کی کہانی ہے

لمس بیوی کے پیار میں پنہاں
ایک ناموس کی فراوانی
اس کا پاکیزگی سے رشتہ ہے
لمس اس دیس کا فرشتہ ہے
لمس جگنو کی آنکھ کی ہلچل
لمس کرنوں کا مہرباں آنچل
لمس تتلی کا گدگداتا ہے
اڑ کے جاتا ہے اڑ کے آتا ہے
لمس کے دائرے میں سب کچھ ہے
لمس ہے کارواں پرندوں کا
لمس سپنوں کا آشیانہ ہے
اس کا فردوس میں ٹھکانا ہے

(c) ketabton.com: The Digital Library

لمس رسوائی کا تقدس ہے
لمس کے کپکپاتے ہونٹوں پہ
بیتے لمحوں کا گیت جاری ہے
لمس احساس کا خزینہ ہے
زندگی کا نیا قرینہ ہے
لمس اک وقفہ ہے سوالوں کا
اک اُجالا کئی اُجالوں کا
لمس ساحل بھی ہے سمندر بھی
لمس قطرہ ہے اُس پسینے کا
راستہ جو دکھائے جینے کا
لمس میں خون کی روانی ہے
لمس پتھر ہے لمس پانی ہے

لمس دیوتا ہے مرے آنگن کا
زندگی کہہ رہی ہے رہ رہ کے
نفس کو درمیان مت الجھا
پانیوں میں گلاب بہنے دے
لمس کا خواب زندہ رہنے دے

......☆......

ایک شعر

لمس کے خواب نے تعبیر سے بیزار کیا
گھر کے آنگن میں کس آغوش کے سپنے ٹوٹے

......☆......

Scanned by CamScanner

کسی دہلیز پہ درباں نہیں ہے
تو گویا شہر میں انساں نہیں ہے

میں اڑنے کا ہنر بھولا ہوا ہوں
کوئی آندھی ، کوئی طوفاں نہیں ہے

میرے اندر سمندر موجزن ہیں
مجھے اس بات کا عرفاں نہیں ہے

میں آئینے سے رشتہ توڑ آیا
مرے دل میں کوئی ارماں نہیں ہے

شکستہ ساز کوئی کہہ رہا تھا
محبت بے سرو ساماں نہیں ہے

......☆......

ایک شعر

اس کی زلفوں میں جو کھلتا ہے وہ خوشبو کا گلاب
شہر کے چوک میں طوفان اٹھا دیتا ہے

......☆......

(c) ketabton.com: The Digital Library

فراواں تعبیر

تیری آواز کی سختی ہے قیامت ہمدم
پھول خوشبوؤں کے احساس سے نالاں کیوں ہے
تو نے گرتے ہوئے پانی کا سماں دیکھا ہے
تجھ کو معلوم ہے ریشم کی فراواں تعبیر
زیست کے پیڑ کی سب ڈالیاں لچکیلی ہیں
ایسے پامال نہ کر روپ کی سرشاری کو
آزمائش کا کوئی مرحلہ جب آتا ہے
آئینہ توڑ کے رکھ دیتا ہے پتھر کا غرور

......☆......

ایک شعر

جان! تعبیر کی زلفوں میں اُلجھنا بے کار
یہ غنیمت ہے کہ خوابوں کا سفر جاری ہے

......☆......

میں درد کی آغوش میں بیدار رہا ہوں
یہ جیت کا دھوکہ ہے اگر ہار رہا ہوں

دم گھٹتا ہو جس طور پرندوں کا ہُوا میں
اک ایسی اذیت میں گرفتار رہا ہوں

غازہ ہیں مرے خون کا، موسم کی بہاریں
آئینے سے میں برسرِ پیکار رہا ہوں

جگنو نہیں پر رات کو تڑپا ہوں مسلسل
تارہ نہیں پلکوں پہ مگر بار رہا ہوں

Scanned by CamScanner

منصف کی نظر بھی ہے میرے قتل کی درپے
میں باعثِ بیداریٔ پندار رہا ہوں

یہ دل کی خلش چین سے رہنے نہیں دیتی
اک خواب پہ میں سارا جہاں وار رہا ہوں

لاتے ہیں مجھے سامنے بیتے ہوئے لمحے
تہذیب کے ہر عہد کا شاہکار رہا ہوں

سنگسار یہ آئینے مجھے کیوں نہیں کرتے
اظہار میں چاہت کا گنہگار رہا ہوں

❁ ......☆...... ❁

میں استعارہ ہوں موسموں کا

وہ چاند اپنی لطافتوں کو سمیٹ کر بھی
شناخت اپنی گنوا چکا ہے
ہوا کے جھونکے نہیں اڑاتے
کسی کی نیندیں
جب آنکھ کھلتی ہے اک ذرا سی
تو خواب مرتے ہیں آئینے میں
یہی فسانہ ہے روز و شب کا
بدن کو خوشبو کا لمس دے کر
بصارتوں کو فریب دینا
اب اس تسلسل کو توڑنا ہے
جو میرے من میں کہیں چھپا ہے

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں اس الاؤ میں کود جاؤں
تو برف پگھلی گی بے حسی کی
سمندروں میں شعور جاگے گا زندگی کا
امنگ ہوگی لہو میں پیدا
تو پھول مہکیں گے وادیوں میں
پرندے چہکیں گے لوٹ آئیں گے آشیاں میں
کھلیں گے مٹی کے رنگ سارے
بدن کو خوشبو کا لمس دے کر
بصارتوں کو فریب دینا
اب اس تسلسل کو توڑنا ہے
کہ مجھ میں پنہاں ہزار سُر ہیں
میں استعارہ ہوں موسموں کا

……☆……

O

مجھ میں سما کے جو میری پہچان بن گیا
بدلا ہَوا کا رنگ تو انجان بن گیا

وہ شور جس کے خوف سے سونا محال تھا
دروازہ بند کیا ہوا طوفان بن گیا

ڈرتا ہوں کوئی حشر نہ برپا ہو شہر میں
اک عکس آئینے میں پھر انسان بن گیا

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

لے جا رہا ہے مجھ کو جزیروں کے بیچ میں
وہ مستقل گریز جو میلان بن گیا

منزل پہ جا کے میں نے اٹھایا نیا سوال
اک فائدہ تھا باعثِ نقصان بن گیا

اظہار کون جانے بھلا اس عذاب کو
وہ خامشی کا کرب جو اعلان بن گیا

☆

ایک شعر

بارشوں سے کہو کہ رک جائیں
اپنے آنگن کا پیڑ جلتا ہے

☆

○

کہہ رہا تھا کوئی روانی میں
آسماں بہہ گیا ہے پانی میں

چاہتی ہے کوئی نئی بندش
تنگ ہے چشم ، بیکرانی میں

جسم کو چاٹنے لگیں سائے
کیا قیامت اٹھی جوانی میں

شہر میں اعتبار پائے گی
جھوٹ شامل ہے اس کہانی میں

Scanned by CamScanner

روبرو اس کے، بات مشکل تھی
لٹ گیا زعمِ نکتہ دانی میں

کتنا معصوم وہ ستمگر ہے
قتل کرتا ہے مہربانی میں

آندھیاں بے قصور ہیں اظہار
دیپ بجھتے ہیں بدگمانی میں

☆

ایک شعر

یہ کس کی آنکھ نے شب کو اڑائے ہیں جگنو
زمیں پہ جھکنے لگا آسماں ستاروں کا

☆

امکان

میں چپ رہوں گا تو میرے اندر
خود آگہی کا سفر رکے گا
گھٹن بڑھے گی
تو سارے موسم
لباس اپنا اتار دیں گے
پھر آئینے بھی شناخت اپنی نہ سہہ سکیں گے
یہ تتلیاں بھی
پناہ لیں گی نحوستوں کی ولایتوں میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

پرندے اُڑ اُڑ کے بحرِ کاہل میں جا گریں گے
شکار ہوں گے تمام سپنے
اگر میں بولا تو پھر بھی بپھری ہوئی ہوائیں
کسی درندے کی خُو اُڑا کر
میرے ارادوں کو نوچ لیں گی
میں سچ کہوں گا تو تیرا لہجہ غبار بن کے
ترے سراپے کو ڈھانپ لے گا
ترا تبسم شفق کی سرُخی میں بار پا کر
بجھے گا شب کی سیاہیوں میں
عجیب اُلجھن میں مبتلا ہوں
سو میں نے سوچا ہے میرا کیا ہے
گلاب اپنی ہنسی لٹا کر

قرار پاتے ہیں خوشبوؤں میں
اب اس قیامت میں زندہ رہنا ہے یونہی ممکن
میں تیری سانسوں میں رچ کے اپنی
لطافتوں کا بھرم رکھوں گا
تری نگاہوں کو روشنائی عطا کروں گا
خود اپنے من کا دیا بجھا کر

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

نقطہ

اپنے من کی نگرانی کے لئے
لازمی ہے ایک نقطے کا وجود
اپنے رنگوں کی بقا کے واسطے
اوڑھنا پڑتا ہے خوشبو کا لباس
چشم بینا میں یقیناً کچھ نہیں
بے حوالہ وسعتوں کا اعتبار
کیا کہوں ہم راز ! اپنی زندگی
بدلیوں کے دوش پر اڑنا نہیں
آئینہ یہ کہہ رہا تھا ٹوٹ کر
کون کس کے سحر سے آزاد ہے

٭

○

میں لٹ چکا تو قیامت اٹھا کے کیا کرتا
کسی کو خوابِ گراں سے جگا کے کیا کرتا

وہ جس نے اگلے قدم پر بچھڑ ہی جانا تھا
میں اس کی مانگ میں تارے سجا کے کیا کرتا

زباں پہ جس کی کسی اور کا قصیدہ تھا
میں اس فریب کو گھر میں بُلا کے کیا کرتا

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

بہا کے لے گئی بستی کو جن کی طغیانی
ان آنسوؤں کو میں گھر میں بسا کے کیا کرتا

پھر اس نے یاد کی تصویر تک نہیں چھوڑی
گماں کا سایہ گلے سے لگا کے کیا کرتا

جب اس کا لمس ہی برفاب ہو چلا اظہار
اُسے میں دھوپ میں پیہم جلا کے کیا کرتا

ایک شعر

تمام رات ستاروں کے دل دھڑکتے ہیں
یہ کس کی یاد کی آہٹ ہے گھر کے آنگن میں

''ماورا''

کیا کہیں برق کی رفتار میں بک جاتے ہیں
ہم برستے ہوئے انوار میں بک جاتے ہیں

نکہتیں پیٹتی رہ جاتی ہیں سر کو ہائے
قہقہے رنگ کے گلزار میں بک جاتے ہیں

ہم گلابوں کی کہانی نہیں دہرائیں گے
باغ میں کھلتے ہیں ، بازار میں بک جاتے ہیں

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

پھول معصوم سہی، نکہتیں بے داغ سہی
ان کا کھلنا ہمیں گم راہ نہیں کر سکتا

گل میں محصور ہے کب اپنے بدن کی خوشبو
اب ہمیں شہر کے آئینوں سے خطرہ کیا ہے
گھر سے نکلے ہیں کسی اور کے پیراہن میں

ایک شعر

ریزہ ریزہ ہے میرا عکسِ نگاہ
آئینہ کیا فریب دیتا ہے

نظر میں وسعتیں ہیں آنکھ میں غرور نہیں
بلندیاں ہیں مگر سمت کا شعور نہیں

قدم اٹھانے میں اک عمر بیت جاتی ہے
یہ بات سچ ہے کہ منزل یہاں سے دور نہیں

نجانے پیار کی بستی اجڑ گئی کیسے
امیر شہر کی نیت میں بھی فتور نہیں

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

یہ بات اب مرے قاتل کو کون سمجھائے
میں مر تو جاؤں گا لیکن میرا قصور نہیں

یہ کس کی آنکھ کی سرشاریاں بلاتی ہیں
میں زخم زخم ہوں لیکن تھکن سے چور نہیں

یہ حادثہ میرے آنگن کو چاٹ جائے گا
بجھا ہے چاند تو کیوں مرے گھر میں نور نہیں

......☆......

ایک شعر

اشک آنکھوں سے نکل آئے ہیں یہ سوچ کے پھر
ترے آنچل میں ستاروں کی جگہ خالی ہے

......☆......

گھنٹیاں

خاموشیاں ہوا میں بجاتی ہیں گھنٹیاں
لہجے بگڑ بگڑ گئے اعصاب تن گئے
اک لمس اپنی آس کی سرشاری کھو گیا
بے ذائقہ ہیں آنکھ کی لذت کشائیاں
شائد کسی کی آبرو لوٹی گئی ہے آج
برہم ہوئے ہواؤں میں سب تتلیوں کے رنگ
دوشیزگی کا روپ تھکن سے نڈھال ہے
تعبیر بھی تو خواب کی خواب و خیال ہے

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

کمند

آئینہ عکس عکس ٹوٹا ہے
وقت بہتا ہے ایک دریا میں
چاندنی میں اسیر ہیں نغمے
پھول کی آرزو کا کیا کہنا
ایک رکتے سفر کا نوحہ ہے
روشنی میں ہوا مگر تحلیل
جس نے خوشبو کا خواب دیکھا ہے
اپنی دھرتی کو چھوڑ کر ہم نے
کہکشاں کا عذاب جھیلا ہے
اڑ رہے ہیں جو اپنی بستی سے
ساتویں آسماں کو پا کر وہ
خاک داں پر کمند ڈالیں گے

☆

O

شہر میں آگ بھڑک سکتی ہے ، کم کم جاؤ
بے طرح تیز ہوائیں ہیں، ذرا تھم جاؤ

ورنہ ہاتھ آئے گا تاروں کو بھٹکنے کا جواز
اُس کا آنچل جہاں لہرائے ، وہاں جم جاؤ

آنچ دھیمی رہے جل جانے دو ہولے ہولے
رات تاریک ہے مدھم رہو، باہم جاؤ

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

کارواں راہ میں تقسیم نہ ہونے پائے
سلسلہ توڑتے کیوں جاتے ہوں پیہم جاؤ

چاند کا سایہ ہر اک گھر پہ پڑا ہے اظہار
گاؤں میں لے کے کسی شہر کا ماتم جاؤ

⭐

ایک شعر

سب سے ہجرت کے ارادوں میں مگن ہیں پنچھی
اپنی بستی میں وہ خوشبو کا شجر سوکھ گیا

⭐

O

جگنو مری نگاہ کا، شامل ہو کس قطار میں
لو شام تارہ کھو گیا، تاریکیوں کے غار میں

دیوی ہو حسن کی مگر، میں تجھ کو کیسے چوم لوں
الجھا ہوا ہوں بے طرح، اپنی نظر کے تار میں

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

تنہائیوں کے قہقہے، رستہ ہیں روک کر کھڑے
چھوتی اگر مجھے وہ شوخ، بستا افق کے پار میں

اظہار اپنی چاہتیں، کب تک چلیں گی اس طرح
جب وہ ہوا کا رخش ہو اور ناتواں سوار میں

گھر کو اجاڑ کر مرے، رو رو کے کہہ رہی ہے وہ
یوں دل گرفتہ کیوں ہے تو، ہوتا ہے ایسا پیار میں

......☆......

ایک شعر

آئینہ ہاتھ میں تھامے رکھو ورنہ پگلی
اپنی تصویر بھی تم کو نہیں پہچانے گی

......☆......

اپنے آنچل سے ذرا پوچھیے تنہائی میں
کتنے تاروں نے یہاں شام سے گم ہونا ہے
بے طرح تیز ہوائیں ہیں کوئی کیا جانے
کس کو آنگن سے کسے بام سے گم ہونا ہے

......☆......

گفتگو میں مہک اٹھتے ہیں ترے لمس کے پھول
ورنہ جانم، کسے توضیح پسند آتی ہے
جب میں لیکچر میں تری یاد کے جگنو پکڑوں
لڑکیوں کو میری تشریح پسند آتی ہے

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

اک شکستہ آرزو کی برہمی لوٹ آئے گی
لے ہوئی سا کن تو خوشبو پر کہاں پھیلائے گی

مار دیں گی مجھ کو اک تصویر کی حیرانیاں
سانس روکوں گا تو دھڑکن ہی ہوا ہو جائے گی

دیکھ کر پلکوں پر اک ٹوٹے ستارے کی تڑپ
بن کے ناگن وہ کرن بستی میں پھن پھیلائے گی

در مگر کھلتے ہیں خاموشی کی دستک پر کہاں
آرزو کیا درد کو آغوش میں بہلائے گی؟

میں اگر اظہار ساحل پر بسالوں کہکشاں
ایک چنگاری ہوا کو رقص پر اکسائے گی

......☆......

ایک شعر

تصفیہ ہو گئے دنیا کے مسائل لیکن
تری زلفوں کے خم و پیچ ابھی باقی ہیں

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

نجانے

رواں ہے قافلہ منزل کی جانب
مگر رستہ بھٹک جانے کا ڈر ہے
سماعت کتنی آوازوں میں گم ہے
بہت بوجھل ہے اب کے' دل کی دھڑکن
لگے ہیں ساتھ لٹ جانے کے خدشے
وفا کا چاند آدھا رہ گیا ہے
مقید ہے کہیں یادوں کی خوشبو
تھکن سے چور' گرتے ہیں پرندے
ہوا بیمار ہے موسم پریشاں
مراحل کہر میں لپٹے ہوئے ہیں
نجانے کب یہ مطلع صاف ہوگا

......☆......

کرن

آثار نمایاں ہیں کسی شب کے ابھی سے
آغوش کشائی میں مگن سائے ہیں سارے
تسلیم کہ دھندلایا ہے احساس کا سورج
دھڑکن میں مگر یاد کی لرزش ہے ابھی تک
کہتی ہے مجھے دل کی خلش کیوں ہے پریشاں
تو نے کہیں جگنو کا تماشا نہیں دیکھا
ہلکی سی کرن دن کو جنم دیتی ہے آخر

......☆......

ایک شعر

نکلا نہیں ہے شہر، حوادث کے جال سے
جگنو چمک اٹھا ہے تو تتلی جھلس گئی

......☆......

Scanned by CamScanner

سطحِ آب پہ سو رنگ کی گل کاری ہو
راکھ کی تہہ میں اگر ایک بھی چنگاری ہو

لوگ کیوں شہر بسا لیتے ہیں اُس جنگل میں
دل کی دھڑکن پہ جہاں موت کی، لے طاری ہو

ساری بستی ہی بغاوت پہ اتر آئے گی
دن کو مشکل نہ بنا رات اگر بھاری ہو

اپنے ماتھے کی دمک ماند نہ ہونے دینا
چاند بجھ جاتا ہے جب آنکھ میں بیزاری ہو

ایک شعر

ہمیں گرفت میں لا کر، بکھرتا ہے پیہم
گلاب اپنے بدن کا عذاب سہنے لگا

(c) ketabton.com: The Digital Library

پڑاؤ

بستیاں جب بھی سیلاب کی زد پہ ہوں تو پھر
راکھ کی گود میں پلتی ہے کہاں چنگاری
خواب بُننے سے بھی بیزار ہوئی ہیں آنکھیں
جیسے دم توڑ گئی کوئی بقا کی خواہش
جیسے تاروں کے نشیمن میں ہے ماتم برپا
کون سا حادثہ ہستی کا فراموش کریں
کون سے درد کو بہلائینگے اس سینے میں
ہم نے آغوش کشائی کا ہنر بھی سیکھا
ہاں مگر پھول کی خوشبو پہ زوال آتا ہے
مرحلہ اپنے تعین کا جب آیا کوئی
روشنی کاٹ گئی راستہ بینائی کا

☆

O

من میں روپوش اک ستارہ ہے
آسماں پر مجھے ابھارا ہے

چھوڑتی ہے ہواؤں میں جگنو
راکھ کی تہہ میں اک شرارہ ہے

میں سمندر کا اک کنارہ ہوں
اور وہ دوسرا کنارہ ہے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس نے پانی میں میری چھاؤں کا
آسماں دور تک اتارا ہے

میری تنہائیوں سے ہم آغوش
شام کا ملگجی نظارا ہے

لوٹ لیتی ہے درد کا احساس
نا امیدی کوئی سہارا ہے

جس نے روکا ہے سانس لینے سے
زندگی سے بھی مجھ کو پیارا ہے

پھول کا مسکرا کے بجھ جانا
بے یقینی کا استعارہ ہے

میرے ماتھے کی روشنی ہمدم
زندگی کا کھلا اشارہ ہے

ساز کب بے صدا ہوئے اظہار
اس نے پیہم مجھے پکارا ہے

……☆……

Scanned by CamScanner

تنبیہہ

زنگ آلودہ ہو تلوار تو رفتہ رفتہ
آگہی نیند کی آغوش میں لے جاتی ہے
زندگی ایسے مراحل سے بھی گزری ہے جہاں
اک صدی ایک ہی لمحے میں گزر جاتی ہے
ہاں مگر یوں بھی ہے جب ایک گھڑی کی لغزش
پشت در پشت غلامی کی سزا دیتی ہے
اَن گنت نسلوں کو چنواتی ہے دیواروں میں
اور پھر جس کا مداوا نہیں ہونے پاتا
چشمِ بینا سے کہو ہر گھڑی بیدار رہے

......☆......

○

زیست کی آنکھ میں کس آس کی سرشاری ہے
دیپ بھی جلتا ہے اک، رات اگر بھاری ہے

ہائے وہ لاوا اگلتا ہوا پتھر توبہ
جس کی آغوش میں نغموں کی صدا جاری ہے

اس کو برسات کے پانی میں بہاتے کیوں ہو
زندگی تو یہی احساس کی چنگاری ہے

سچ یہی ہے کہ سمندر کی فضا ہے خاموش
سب کے اعصاب پہ کیوں گونج سی اک طاری ہے

(c) ketabton.com: The Digital Library

میرے رستوں میں فقط رقص ہے تلواروں کا
ساتھ مت آؤ تمہیں جان بہت پیاری ہے

نارسائی نے مجھے کانچ کا پیکر بخشا
وار ہلکا تھا مگر زخم بہت کاری ہے

کون اظہار وہاں ذات کے اندر جھانکے
اک بڑا ظلم جہاں آنکھ کی بیداری ہے

ایک شعر

جل نہ جائے یہ شام کا آنچل
دھوپ میں کس قدر تمازت ہے

زندگی اپنا ہی سرمایہ گنوا بیٹھی ہے

(پشتو ادب کے ہمہ رنگ کردار قلندر مومند کی وفات پر ابتدائی تاثرات)

سوکھ جاتی ہے کوئی شاخ تو دکھ ہوتا ہے
ہاں مگر آس کی کرنیں یہ کہا کرتی ہیں
اس شجر سے کئی شاداب سمے پھوٹیں گے
رنگ مہکیں گے، شگوفوں کا تماشا ہوگا
ٹہنیاں اور ہری ہوں گی اٹھا کر محشر
اور شاخیں کئی اثمار سے جھک جائیں گی
المیہ یہ ہے کہ کرنوں کا جہاں ڈوب گیا
مہر تاباں بھی ہوا خاک کا پیوند آخر
اب کس امید پہ تاروں کو کریں گے تسخیر
دشت احساس میں حالات کی طغیانی نے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

ایک شہہ زور شجر جڑ سے اکھاڑا ، پھینکا
وہ شجر جس کی گھنی چھاؤں میں دیکھے سب نے
خواب فانوس کے ، تعبیر سحر خیزی کی
جس کی آغوش میں خوشبو تھی دل آویزی کی
حادثے ہوش میں لاتے ہیں مگر اب کے بار
اپنے سپنوں کا نگینہ ہوا ریزہ ریزہ
اپنی جاگیر کو تاراج کیا شیلے نے
بائرن ایک تعمق سے ہوا ہے بیدار
ورڈزورتھ اپنی ہی بستی کا پتہ بھول گیا
کیٹس نے اپنی ہی تصویر کا چہرہ نوچا
فیض مجروح ہے غالب کی انا ہے پامال
فرش پر آ کے گرے حمزہ و کامل بیخود

کیسے برپا ہے یہ خوشحال کے گھر میں ماتم
چاند گل کر دیا اک سعدی و اک حافظ نے
اپنے سقراط نے کب زہر کا پیالہ تھاما
وہ تو چاہت کے نسے بانٹ رہے تھے ہم میں
دیکھئے اپنے ارسطو کی قبا چاک ہوئی
مرگ نے اپنے فلاطوں کا لبادا اوڑھا
وقت کو اپنی یتیمی کا ہوا ہے احساس
کیا کہیں کتنی دعاؤں سے ہوئے ہیں محروم
روح کی کرچیاں چبھتی ہیں بدن میں اظہار
ماتمی شب کو سنواریں گے کس آئینے میں
اک قلندر کو ہٹایا ہے اگر رستے سے
زندگی اپنا ہی سرمایہ گنوا بیٹھی ہے

(c) ketabton.com: The Digital Library

سوچتے ہیں کوئی تدبیر نہیں کر سکتے
زیست کو خواب سے تعبیر نہیں کر سکتے

ایک پرشور خموشی میں ڈھلے جاتے ہیں
گفتگو صورتِ تصویر نہیں کر سکتے

اس طرح درد کی توقیر گھٹا کرتی ہے
اپنی بربادی کی تشہیر نہیں کر سکتے

اور کیا اپنی صفائی میں ہمیں کہنا ہے
ہم کہ مجرم نہیں تقریر نہیں کر سکتے

یاد کی شمع جلاتے نہیں دشت دل میں
ایک ویرانے میں تعمیر نہیں کر سکتے

جگمگاتے ہوئے شہروں سے دھواں اٹھتا ہے
اور ہم شکوۂ تقدیر نہیں کر سکتے

بارہا ہم نے تری یاد کا ماتھا چوما
کیا کہا ! چاند کو تسخیر نہیں کر سکتے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیا خبر ان کے کسی راز کو رسوا کر دوں
وہ مرے قتل میں تاخیر نہیں کر سکتے

پیار جنگل میں بنالیتا ہے رستے ہر سو
لوگ خوشبوؤں کو زنجیر نہیں کر سکتے

اک تسلسل میں اسے ٹوٹ کے چاہا اظہار
اس سے بڑھ کر کوئی تقصیر نہیں کر سکتے

......☆......

O

پیار کے خواب میں ترمیم ضروری تو نہیں
روح اور جسم کی تقسیم ضروری تو نہیں

والہانہ بھی کچھ انداز ہوا کرتے ہیں
جسم کے سائے کی تعظیم ضروری تو نہیں

میں نے تاخیر سے اس ہاتھ کو چوما لیکن
پیار کے جرم میں تقدیم ضروری تو نہیں

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

ڈھونڈ لیتی ہے وہ جنگل میں بھی اپنا رستہ
خوشبوؤں کیلئے تعلیم ضروری تو نہیں

زلف کھلتی ہے تو ہاتھ آتا ہے جینے کا جواز
جان ہر بات میں تنظیم ضروری تو نہیں

بند آنکھوں سے کسی ہاتھ کو تھامو اظہار
فہم یہ کافی ہے، 'تفہیم' ضروری تو نہیں

ایک شعر

ہم کو ترساتے ہیں سائے اپنے
آئینہ کس خیال میں گم ہے

اکائی

شب کے تاریک حوادث سے بھلا کیا ڈرنا
چھین سکتے نہیں ادراک کی چنگاری تک
تیرگی راستہ روکے تو اُجالا پھیلے
جوں ہی جگنو کی تڑپ بجھتی ہے لمحہ بھر کو
آگہی منزلِ تعبیر پہ لے آتی ہے
جب بھی رم جھم کی صدا کان سے ٹکرا جائے
عارضِ زیست پہ بکھرے ہے دھنک رنگوں کی
جب بھی تھک جاتے ہیں پاؤں کہیں چلتے چلتے
زندہ ہو جاتی ہے جھنکار کسی پائل کی
کس کو معلوم کہ تعبیر کے دوراہے پر

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

آنکھ بوجھل ہے کہ سپنوں سے جھکی رہتی ہے
تتلیاں، کانچ کے گلدان پہ منڈلانے سے
ایسے کتراتی ہیں جس طرح رمیدہ آہو
تیز آندھی میں کسی پیڑ سے ٹکرا جائے
روشنی ایک اکائی ہے مری ہستی کی
اس کی تقسیم ہے نسلوں کا پریشاں ہونا
بند کلیاں یہ چٹکتی ہوئی کہہ جاتی ہیں
روکنے سے کہاں خوشبو کا سفر رکتا ہے
رفعتیں جان چھڑکتی ہیں مری دھرتی پر
عظمتیں اس کے تقدس پہ مٹی جاتی ہیں
جب اُبلتے ہوئے چشموں پر نظر رکتی ہے
تافلک اپنی روانی کا سفینہ جائے
اہرمن خوف سے لرزاں ہے مرا جاتا ہے

پھر بھی کہتے ہیں فراست کے سمے رہ رہ کے
چشم بینا سے کہو ہر گھڑی بیدار رہے
تیرگی ایک تعاقب میں مگن ہے کب سے
ان دمکتے ہوئے تاروں کا کہا مت ٹالو

......☆......

Scanned by CamScanner

انکشاف

مرا سایہ میرا وجود ہے میرا قہقہہ مرا جسم ہے
یہ یقین ہے کہ مغالطہ، یہ سراب ہے کہ طلسم ہے

تجھے جاویداں سا بنا دیا میرا آئینہ مجھے توڑ کر
میں فریب کا کوئی روپ ہوں تو یقین کی کوئی قسم ہے

مرا تجربہ مری راہ میں کئی لغزشوں کو بچھا گیا
کہ بلند تر تری ذات ہے کہ عظیم تر، ترا اسم ہے

میں بکھر گیا ہوں صداؤں میں
مرا آسماں ہے خلاؤں میں
تو ہے روشنی میں چھپا ہوا
میں برہنہ کتنی قباؤں میں
تری ابتدا ہی کمال ہے، تری انتہاؤں کی حد نہیں
مرا اعتبار بھی وہم ہے مرا تجربہ بھی سند نہیں

☆

قطعہ

بدن میں جب بھی کوئی تازہ خون بننے لگا
سروں پہ دھوپ کا اک سائبان تننے لگا
مگر ہواؤں کے تیور بدل گئے اظہارؔ
خوشی کا لمحہ تھا اک حادثہ بھی جننے لگا

☆

○

آرزو جسم کی مہکار میں کھو جائے گی
تیری دھڑکن تری رفتار میں کھو جائے گی

آسمانوں سے اترتے ہیں درسیدہ ملبوس
آبرو پیار کے دربار میں کھو جائے گی

میری آواز لرز اٹھے گی آئینے میں
تری پائل کسی جھنکار میں کھو جائے گی

قافلہ تیز ہواؤں کا یہ کہہ کر گزرا
اُڑتی تتلی اِسی گلزار میں کھو جائے گی

شہر کے آئینے ہو جائیں گے ریزہ ریزہ
آنکھ جب حسن کے اظہار میں کھو جائے گی

کس طرح راکھ ہوئی پیار کی بستی، مت پوچھ
یہ کہانی ترے کردار میں کھو جائے گی

اس طرح روپ کے جلوؤں میں نہ الجھو اظہار
تیری بچی کسی بازار میں کھو جائے گی

……☆……

ایک شعر

رات کروٹ نہیں بدلتی اور
کتنے سورج غُروب ہوتے ہیں

……☆……

(c) ketabton.com: The Digital Library

یرغمال

کس نے دھڑکن کی صدا لوٹی ہے وحشی بن کر
کس نے تبدیل کیا اپنی نظر کا قبلہ
کون آئینے کی تابانی چرا لیتا ہے
ہائے شہہ راہوں میں پامال ہے کرنوں کا ضمیر
وائے بجھتے ہیں سب آنکھوں کے دیئے رہ رہ کے
ایک موہوم تعاقب میں لگا ہوں کب سے
شعلہ بن بن کے گرا کرتے ہیں شیطانوں پر
آسماں کتنے ستاروں سے ہوا ہے محروم
پھر بھی ہم دل کی تسلی کو کہے جاتے ہیں
تیرگی اور بڑھے گی تو سویرا ہو گا

سفر

کوئی ستارہ فضاؤں میں ہو گیا تحلیل
تو میری آنکھ میں اشکوں کے دیپ جل اٹھے
ہے شب کی تیرگی کب سے میرے تعاقب میں
مگر میں رہتا ہوں کرنوں کی اوٹ میں پیہم
کنول کی آنکھ میں بینائی ڈھونڈنے والے
بہا کے چاند کو دریا میں' جھوم اٹھتے ہیں
اک انہماک کی ترغیب بھی ہے بیزاری
سماعتوں سے پرے اک جہان ہے آباد

Scanned by CamScanner

شکستگی میرے من کو مٹا نہیں سکتی
کرن جو ٹوٹے تو ہر سمت روشنی پھیلے
ہے میرے روپ کا پھیلاؤ میری یکجائی
سمیٹ کر مجھے لائے گی زلفِ آوارہ
محبتیں تو ہیں لمحوں کی قید سے آزاد
یہ کس نے قبر پہ تازہ گلاب رکھا ہے

گلی میں شام کے سائے دراز ہونے لگے
فضا میں چار سُو رازو نیاز ہونے لگے

ابھی تو چاند کے ماتھے پہ اک شکن بھی نہیں
شکستہ کیسے محبت کے ساز ہونے لگے

گلاب اس نے کھلے پانیوں میں چھوڑ دیئے
جہاں پہ فاش محبت کے راز ہونے لگے

جہاں بھی چاند کا آنچل سرک گیا سر سے
چراغ جل اٹھے ، پتھر گداز ہونے لگے

(c) ketabton.com: The Digital Library
Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

بہک چلا ہے دوپٹے کی اوٹ میں موسم
وفا کے مرحلے سب بے جواز ہونے لگے

یہ کس گلاب نے ہنس کر گلے لگایا ہے
جو دل کے درد تھے سب دل نواز ہونے لگے

مہک گیا ہے کوئی پھول سا بدن اظہار
جو بند تھے وہ دریچے بھی باز ہونے لگے

☆

ایک شعر

آنکھ آوارہ خرامی میں مگن ہے کب سے
شام کی گود میں آنسو نہیں باقی شاید

☆

آس

گھر کی دہلیز کو غیروں کے حوالے کر کے
آئیں جنگل میں کہیں جشن منانے جائیں
سانس لینا بھی یہاں جرم ہے وحشی پن ہے
دل کی دھڑکن بھی یہاں دار پہ لٹکاتی ہے
کس نے مسلے ہیں لگاتار کلی کے سپنے
کس نے تالاب میں پھولوں کا جنازہ دیکھا
ایک نقطے میں سمٹ آئی ہے دنیا ساری
اور احباب تو تفصیل کے شیدائی ہیں
تیرگی مل گئی ماتھے پہ سیاہی شب کی
ہم نے جگنو کے تعاقب میں ستارہ چھوڑا

☆

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

O

اُس میں جستجو نہیں ، اِس میں انہماک ہے
یہ کرن شہید ہے ، وہ کرن ہلاک ہے

ضبط سے دبی نہیں ، اپنی بے قراریاں
ہونٹ سی لئے مگر، سینہ چاک چاک ہے

روپ کی قیامتیں ، زیرِ لب یہ کہہ گئیں
میل اس میں آئے گا وہ نظر جو پاک ہے

یہ فسانہ کہہ گیا ، اک ستارہ ٹوٹ کر
خاک میں ہے روشنی، روشنی میں خاک ہے

آئینے میں ڈھل گئے ، ہم اکائی کی طرح
اک علاحدہ سفر ، اپنا اشتراک ہے

......☆......

ایک شعر

رات کو نغمے جگا کر سو گئی
اک شکستہ ساز بجتا رہ گیا

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

بھڑک چلی ہے عداوت کی آگ بستی میں
اجڑ رہا ہے کسی کا سہاگ بستی میں

میں دیکھتا ہوں ستاروں کی انجمن برہم
نشیلی شام کو ڈستے ہیں ناگ بستی میں

یہ کہہ کے ٹوٹ گئی بال کھولے دوشیزہ
قسم سے پھوٹ گئے اپنے بھاگ بستی میں

نوید لائے تھے جینے کی، پیار کے پنچھی
یہ کس نے موت کا چھیڑا ہے راگ بستی میں

وہ آنکھ جو مری گہرائیوں کا حاصل تھی
لٹا گئی ہے سمندر **کا** جھاگ بستی میں

سفر کے مرحلے اظہار تھم ہی جائیں گے
ہواؤں نے بھی تو کھینچی ہے باگ بستی میں

......☆......

ایک شعر

پھول بکھرا ہے تو رہ رہ کے خیال آتا ہے
گھر کی دہلیز پہ اجڑی تھی کوئی دوشیزہ

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

پھر آئینے نے مری شکل بھی نہ پہچانی
ڈبو گئی مجھے سپنوں کی تنگ دامانی

بگڑ گئی ہے اگر بات ہوشمندی سے
تو کام آئی ہے اکثر ہماری نادانی

دہک رہے ہیں بدن کے دراز تر سائے
گُنہہ کے شہر کی گھٹتی نہیں ہے تابانی

دلوں کو نقلِ مکانی کی مار دیتے ہیں
مرے نگر کے پرندے بہت ہیں سیلانی

مری نگاہ کی تابانیوں میں ڈھل جاؤ
اُداس کیوں ہو اگر شہر میں ہے ویرانی

جہاں میں پلکوں کی جنبش بھی رک گئی اظہار
نظر میں بس گئی کس مرحلے کی حیرانی

یک شعر

اُڑا کر شہر کے دیوار و در کو
ہوائیں اور سرکش ہوگئی ہیں

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

تارا تارا ٹوٹ کے بکھروں، جگنو جگنو روتا ہوں میں
سسکی سسکی جاگ رہا تھا دھڑکن دھڑکن سوتا ہوں میں

میں نے کب انکار کیا ہے درد کی لے میں ڈھل جانے سے
من کے سونے اس آنگن میں پیار کے سپنے بوتا ہوں میں

آنکھوں کی اس جھیل میں آکر تارہ بن کے ڈوب نہ جاؤں
تنہائی کے گھر میں جانم پریمی اک اکلوتا ہوں میں

الفت کے انداز نرالے ، ملنا بچھڑنا ایک برابر
چاہ کرے ہوں غم نہیں اس کا کچھ پاتا یا کھوتا ہوں میں

مار کے مجھ کو میرا قاتل اپنا ہی نقصان کرے گا
دھرتی کے وحشی جنگل میں پیار کا ایک سمجھوتا ہوں میں

پائے ہیں ادراک کے لمحے، تیز آندھی میں، میں نے اظہار
بجھتا ہے جب دیپ کوئی تو اور بھی روشن ہوتا ہوں میں

ایک شعر

چاند آنچل کو گنوا کر کیسے
اپنی رعنائی میں کھو جاتا ہے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

افق کے پار جگنو جابسا ہے
ستارہ کس کرن کی انتہا ہے

بصارت صلب کرتے ہیں اُجالے
یہ نفرت بھی محبت کی عطا ہے

تجسس میں مجھے رکھنا ہے کب تک
زباں خاموش کیوں ہے بات کیا ہے

نہیں آتا مگر جھونکا ہوا کا
دریچہ تو ہر اک گھر کا کھلا ہے

میں کیا ڈھونڈوں کسی آنچل کا سایہ
عرُوس زندگی جب بے ردا ہے

……☆……

ایک شعر

وہ سراپا مجھے فردوس میں لے آیا ہے
جس کی خوشبو نے مجھے راہ سے بھٹکایا تھا

……☆……

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

سپردگی بھی یہاں سخت امتحان میں ہے
تیرے وجود کا مرکز مری اڑان میں ہے

مرے بدن کی تھکن کہہ رہی ہے رہ رہ کے
تمازتوں کا وہ سورج تو سائبان میں ہے

بس آؤ موج میں اور آسماں پہ چھا جاؤ
کہ زمزمے کا جہاں تو اسی اٹھان میں ہے

چڑھائے جاتا ہے سولی پہ چاند کا ہالہ
مرے خیال کی بالی بھی اس کے کان میں ہے

بہت مزے سے وہ شاداب ہونٹ چومے تھے
یہ کیسے زہر کی تلخی میری زبان میں ہے

گلاب کِھل اُٹھے اظہار میرے ہونٹوں پر
مگر وہ ناگ جو نکلا مرے مکان میں ہے

……☆……

ایک شعر

شام کے پھیلتے سایوں سے ہراساں ہو کر
کتنے تارے ترے آنچل میں سما جاتے ہیں

……☆……

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

زندگی کا لباس تھا میلا
لمس کا دائرہ نہیں پھیلا

چاٹ کر رکھ دیا سمندر کو
آگیا ایسے پیاس کا ریلا

موت کی لذتوں کو ترسایا
میرا قاتل ہے کتنا البیلا

بھیگتا جا رہا ہوں بارش میں
کس نے چاہت کے کرب کو جھیلا

تیرگی اب بھی ہے مگر اظہار
ایک جگنو تو جاں پر کھیلا

......☆......

ایک شعر

میں ستاروں سے پرے، بزم سجاتا لیکن
ایک جگنو نے مرا راستہ روکا شب بھر

......☆......

Scanned by CamScanner

تمازت

اپنی محنت کی کمائی پہ بھی دکھ ہوتا ہے
یہ کہیں زہر میں بجھتی ہوئی تلوار نہ ہو
کس نے احساس کی عریانی کو رقصاں پایا
کیسے دم گھٹ کے مرا آب کے اندر ماہی
ہائے معصوم فرشتوں کی لٹی تابانی
روشنی اپنے تعاقب میں ہوئی ہے اندھی
من جھلتے ہوئے ادراک کی آغوش میں ہے
سخت حیراں ہوں مگر کاسۂ خیرات میں آج
اک بھکاری نے نگینوں کا جہاں پھینکا ہے

☆

تموّج

زندگی دائروں میں ابھرے گی
ہونٹ پر نغمہ ہوگیا ساکت
ہائے تالاب کتنا اپ سیٹ ہے
ایک پتھر کہیں سے لا دو نا
آنکھ پتھرا نہ جائے ہستی کی
زمزموں کی تلاش مت روکو
بے حسی کا شعور جاگے گا
ہاں مگر ضرب تو لگانی ہے

(c) ketabton.com: The Digital Library
Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

وقت کا حافظہ نہیں کمزور
خوشبوؤں کو اسیر مت کرنا
خواب جاگیں تو ان کی تعبیریں
کتنے سپنوں کو ڈھونڈ لاتی ہیں
اک دریچہ کھلا تو رکھنا ہے

ممکن نہیں ہے ہاتھ پہنچنا گلاب تک
لو مر گیا ہے آج تو خوشبو کا خواب تک

مٹھی میں قید رکھتا ہے تتلی کی آرزو
راحت کو اس نے طول دیا ہے عذاب تک

ڈرتے ہیں گم نہ کر دیں کہیں تم کو بھیڑ میں
ہے ہم سے منحرف نگہہٗ انتخاب تک

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

لیکن سمجھ نہ پائے کبھی اُس کی ایک بات
لکھی ہے جس کے حسن پہ ہم نے کتاب تک

ملتی ہے کیسے خاک میں اب اس کی ابرو
جس آنکھ میں غرور رہا انقلاب تک

⁂

ایک شعر

ویرانیاں اُس آنکھ کی یاد آتی ہیں ہم کو
آسیب زدہ بستی سے باہر نہیں جاتے

⁂

پرواز

میں نے منہ پھیر کے دیکھا ہے جب اڑتے اڑتے
میری منزل نے مجھے ٹوٹ کے تڑپایا ہے
میرے تخیّل کے پر رُک گئے اک لمحے میں
حلقہ در حلقہ مناظر ہوئے ساکن ساکن
رفعتوں نے مجھے پاتال میں لا پھینکا ہے
میں یہاں اپنی کہانی نہیں دہراؤں گا
ہاں مگر ایک جھلک یاد کی الجھے مجھ سے
چاند کو میں نے عروسی کا لبادا دے کر

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

اپنی دھڑکن کو بہایا ہے کسی ساگر میں
میں نے تالاب میں تنہائی کے کنکھر پھینکے
تو مرے پاؤں میں کانٹا سا چبھا لغزش کا
ایک طائر نے میرے کان میں ہولے ہولے
اپنے افسانے کو دہرایا ہے ان لفظوں میں
میں نے پرواز میں اک آن کی کوتاہی کی
اور صدیوں کا سفر روٹھ گیا ہے مجھ سے

……☆……

ایک شعر

پانی میں جب سے پھیل گیا ہے لہو کا رنگ
آبادیوں سے دور پرندے چلے گئے

……☆……

پاکیزہ

سرگوشیوں نے اپنا تقدس لٹا دیا
ہنگامے منحرف ہیں تلاطم کی راہ سے
ہے ہاؤ ہو میں ہائے ہائے ہائے ہائے ہائے
آہوں نے واہ واہ کا پیکر اٹھا لیا
ابھرا ہے کس تضاد سے خاکہ وجود کا
سچائی اک فریب کے من میں سما گئی
افسانہ ڈھل رہا ہے حقیقت کے روپ میں
انگڑائی لے کے کہہ گئی شریں سخن یہ بات
خود کو سنبھالتی ہوں مگر ٹوٹ ٹوٹ کر
دیوی مجھے بنا دیا خدشوں نے لوٹ کر

……☆……

Scanned by CamScanner

روپ

جب بارشوں نے آنکھ کی دنیا اُجاڑ دی
بے رونقی کے سائے پڑے خدوخال پر
خدشوں نے میرے روپ کو بانہوں میں بھر لیا
اعصاب پر محیط ہوئی شب کی تیرگی
پیہم میری نگاہ نے جگنو اُڑا دیئے
تاریکیوں کے سارے ہیولے لرز اٹھے
کرنوں کا اک ہجوم سا لپٹا وجود سے
خوشبو کے کارواں تھے مرے گردوپیش میں

لیکن وہ ایک خوف میں لپٹا ہوا تضاد
کھل کر جو آگیا تو میں بیدار ہو گیا
رسیا تھا رنگ و روپ کا لیکن غضب ہوا
مٹھی جو کھول دی ہے تو تتلی بھی اڑ گئی

رات کو صبح کی دہلیز پہ لے جانا ہے
ہم نے ٹوٹے ہوئے تاروں کا کہا ماننا ہے

اوڑھ کر آئیں گے ہم تشنہ لبی کے سائے
اپنے ساقی نے فقط جام ہی چھلکانا ہے

چوم کر آتے ہیں قاتل کی برہنہ تلوار
یہ نہیں پوچھتے کب تک ہمیں تڑپانا ہے

ایک دن ٹوٹے گا یہ پیار کا بندھن آخر
ہم نہیں سمجھیں گے اور آپ نے سمجھانا ہے

اب تو اس راز سے یہ شہر بھی واقف ہوگا
قتل ہونا ہے ہمیں، آپ نے شرمانا ہے

ہم نے اس دیس میں رہنا نہیں اظہارِ جہاں
اپنی تقدیر فقط ہاتھ ہی پھیلانا ہے

☆

یک شعر

پلکوں پہ ناچنے لگی آوارگی کی شام
بھولا ہوا ہوں راستہ جنگل کے آس پاس

☆

(c) ketabton.com: The Digital Library

حادثوں کا سفر

بے لطافت نہیں کثافت بھی
ہاں مگر امتزاج ہے لازم
اک تناسب بہت ضروری ہے
رنگ اور نور کے خیاباں میں
حادثوں کا سفر نہیں رُکتا
ریچھ کے قرب میں غزالائیں
ہو گئیں آب و تاب سے عاری
گدھ تو شہباز بن نہیں سکتا

فاختاؤں کو کون سمجھائے
وہ بدن کہہ رہا ہے رہ رہ کر
میں نے تتلی کے رنگ اوڑھے تھے
اُڑ گئی میری ساری شادابی
ہاتھ مجھ کو لگا دیا کس نے

☆

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

یہ واقعہ تو کسی سانحے سے کم ہی نہیں
بچھڑ رہے ہیں مگر کوئی آنکھ نم ہی نہیں

ہر ایک دستِ ستمگر میں ہاتھ دیتا ہے
کسی کو اپنی تباہی کا کوئی غم ہی نہیں

وہ قتل کر کے بھی معصوم ہی ٹھہرتا ہے
سو طے ہوا کہ جہاں میں کوئی ستم ہی نہیں

مگر فریب ہے یہ اعتبار کی دنیا
وہاں بھی نقش ہے ابھرا جہاں قدم ہی نہیں

میں اپنی قوتِ پرواز پر ہوا حیراں
اُسے یہ وہم ہے شاید کہ مجھ میں دم ہی نہیں

یہ بات دل کی تسلی کو ہے بہت اظہار
فقط خراب دیارِ وفا میں ہم ہی نہیں

......☆......

ایک شعر

جب بھی رستے میں تمازت کی کلی کھلتی ہے
اپنے سایوں کو شجر اوڑھ لیا کرتے ہیں

......☆......

Scanned by CamScanner

''گرفت''

فاصلے ختم ہیں مگر پھر بھی
لمس کا دائرہ نہیں پھیلا
روشنی لوٹتی ہے بینائی
میں یہ کس موڑ پر رکا آ کر
وسعتوں میں اسیر ہے دھڑکن
یہ نہیں ہے نظر کی سرشاری
یہ تو اک دوسرا پڑاؤ ہے
وسوسوں کا شعور ' اُف توبہ
حاصلِ کرب بھی نہیں لذت
ہاتھ میں اس کا ہاتھ تھام لیا
اور اس کی گرفت ڈھیلی ہے

......☆......

O

آئینہ ٹوٹا ہے زنجیر کی آواز سنو
ایک مٹتی ہوئی تصویر کی آواز سنو

ایک پاگل سرِ بازار کہے جاتا ہے
تم میں جرات ہے تو تقدیر کی آواز سنو

ایسا بے سمت سفر راہ میں گم کردے گا
خواب سب گونگے ہیں تعبیر کی آواز سنو

ایک جگنو نے کہا رات کو مرتے مرتے
میں ستاروں میں ہوں تنویر کی آواز سنو

......☆......

(c) ketabton.com: The Digital Library
Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

"تجربہ"

ہم نے سایوں کا تعاقب نہیں چھوڑا اب تک
کتنے اس راہ میں سچائی کے سورج ڈوبے
کس اذیت سے گزرتا ہے سفر لمحوں کا
وقت کے ہاتھ میں چمکی ہے عدو کی تلوار
کتنی آنکھوں کے دیئے بجھ گئے ہنستے روتے
کتنی معصوم تمناؤں کے پیکر ٹوٹے
کرب احساس کو پایا ہے غزل میں ڈھل کر
دل میں طوفان اٹھے، آنکھ میں خاموشی ہے

بے خودی نام ہے خود اپنا لہو پینے کا
تشنگی بھی تو بہرحال بلانوشی ہے
من کے ہنگامے کہیں جاگ نہ اٹھیں اظہار
اس کے ہونٹوں پہ مرے نام کی سرگوشی ہے

☆

ایک شعر

بھول جانا ہے اگر مشکل تو
یاد کرنا بھی نہیں ہے آساں

☆

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

زیست کا یہ عذاب تھوڑا ہے
ہائے خوشبو نے گل کو چھوڑا ہے

ایک مدت کے بعد خود سے ملا
کس نے اس آئینے کو توڑا ہے

تیری تصویر کھو گئی مجھ سے
کتنی تیزی سے وقت دوڑا ہے

منتشر ہو رہا ہے ہر چہرہ
عکس سے عکس کس نے جوڑا ہے

جس پہ چلنا ہے جانب منزل
کانچ کا اک حسین گھوڑا ہے

جو بہاتا رہا مجھے ، اظہار
اس سمندر کا رخ ہی موڑا ہے

......☆......

ایک شعر

سکوں اس کے لئے اک زہرِ قاتل ہے مگر ہمدم
محبت عہد کی آواز کو سن کر ٹھہرتی ہے

......☆...

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

اک کرن نے کرن کو لوٹا ھے

دوستی کے فریب میں ہم نے
اپنے گھر کا دیا بجھایا ہے
ایک بھٹکے ہوئے مسافر کی
کامیابی کا راز ' اُف توبہ
بے جہت راستوں میں کھو جانا
چاند گویا کوئی بھکاری ہے
اس کی تابانیاں نہیں اپنی
دیکھئے آفتاب گم صم ہے
شب ہوئی تیرگی سے ہم آغوش
اک کرن نے کرن کو لوٹا ہے

......☆......

O

جہاں دل ہے وہاں ارماں نہیں ہے
تناسب ہی کوئی یکساں نہیں ہے

تو جس پہ وارتا ہے اپنی دنیا
وہ تیرے درد کا درماں نہیں ہے

قسم سے اس کے فتنے ہیں نرالے
یہ میرے شہر کا طوفاں نہیں ہے

دعائیں عرش سے آئیں پلٹ کر
مری دھرتی پہ کوئی ماں نہیں ہے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

جو چھپ کر وار کرتا ہے ہمیشہ
میری نظروں سے اب پنہاں نہیں ہے

پرندے کوچ کرتے جا رہے ہیں
محبت کا کوئی امکاں نہیں ہے

وہاں زلفوں کا سایہ کیا پڑے گا
جہاں کا مہر ہی تاباں نہیں ہے

برہنہ رقص بھی دیکھیں گے اظہارؔ
کوئی تلوار ہی عریاں نہیں ہے

.....☆.....

صداؤں کی تصویر

معتبر جھوٹ بھی ہے سچائی
خود کو پیہم فریب دینا ہے
کس نے پتھر چُنے ہیں جھولی میں
عکس در عکس آئینہ بکھرا
کرچیوں میں بدل گئے سپنے
آرزو کی کتاب راکھ ہوئی
اڑ رہا ہے جہاں بگولوں میں
ڈھونڈتا ہوں صداؤں کی تصویر
سنگدل کس قدر ہے یہ قاتل
خاک میں ہی جسے ملانا ہو
اس کے سر کو کلاہ دیتا ہے

.....☆.....

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

ہم سے کیا گریز نہایت لگاؤ سے
قاتل نے جان لی ہے بڑے رکھ رکھاؤ سے

کیا چارہ گر ہیں داد ذرا کھل کے دیجئے
کرتے ہیں درد کا بھی تدارک تو گھاؤ سے

جب آنسوؤں کا روکنا بس میں نہیں رہا
پھر ارضِ جاں کو کیسے بچائیں کٹاؤ سے

کیا دلفریب ہوتا ہے یہ آگہی کا کرب
سائے میں پیڑ جلتے ہیں اندر کے تاؤ سے

ان رتجگوں کا زہر اتارو نہ خون میں
دیکھو ابھی تو دور ہے منزل پڑاؤ سے

آتا نہیں اگر کہیں انگڑائی پر زوال
آئینہ ٹوٹ جاتا ہے پھر کس دباؤ سے

جنگل میں کوئی کارواں ٹھہرا تھا شام کو
جگنو سے اڑتے دیکھے ہیں ہم نے الاؤ سے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

طوفاں میں ڈوب جائیں گے سب بستیوں کے خواب
ان پانیوں کو اور نہ روکو بہاؤ سے

شاید درونِ ذات کوئی اضطراب ہے
چہرے بگڑ رہے ہیں برابر تناؤ سے

آنچل کا اک فریب تھا آنگن کے آس پاس
بگڑے ہیں آئینے بھی مسلسل بناؤ سے

(گرفت سے بعض ترامیم کے ساتھ)

☆

○

سفر بے سمت ، رستے دربدر ہیں
تو گویا خواب سب نامعتبر ہیں

کوئی ہلچل نہیں ہے زندگی میں
تری انگڑائیاں کیوں بے ثمر ہیں

ہوا یہ کس کا آنچل لے اُڑی ہے
لرزتے شہر کے دیوار و در ہیں

Scanned by CamScanner

بنیرا کیا کریں ان میں پرندے
یہ برگ و بار سے عاری شجر ہیں

تری دہلیز پہ رکتا ہوں آ کر
وگرنہ شہر میں کتنے ہی در ہیں

پھر ان کا کاٹنا کیوں ہے ضروری
اگر یہ ہاتھ اتنے بے ہنر ہیں

اگر سب فاصلے طے ہو چکے تو
مراحل اور کیا پیش نظر ہیں

(گرفت سے بعض ترامیم کے ساتھ)

O

شہرِ بلقیس میں خوابوں کا بھرم دیکھا ہے
ہم نے اس آنکھ کو کھلتے ہوئے کم دیکھا ہے

ہاتھ سے گر گیا خوشبو میں بسا گلدستہ
جس میں اِک مان تھا اُس آنکھ کو نم دیکھا ہے

پیرہن کس کا ہواؤں نے اڑایا پیہم
کس نے گرتا ہوا سپنوں کا حرم دیکھا ہے

اپنی بربادی کا ماتم نہیں کرتے ورنہ
اُس کے چاند کا سر ہم نے بھی خم دیکھا ہے

بے بسی نے ہمیں پتھر کا بنایا اظہار
ہم نے آنگن کے اُجڑ جانے کا غم دیکھا ہے

☆

ایک شعر

جس کی آنکھوں میں مری تصویر تھی
وہ غزالہ شہر میں گم ہو گئی

☆

○

اٹھی ہیں انگلیاں ہم پر عذاب بھی آئے
ہمارے ہاتھ میں لیکن گلاب بھی آئے

زمانہ ایک روش پر کبھی نہیں ٹھہرا
کہیں جو رتجگے آئے تو خواب بھی آئے

تمہارے نام کا تارہ مگر نہیں ڈوبا
کہ روز و شب میں بہت انقلاب بھی آئے

ہمیں نے شمع کو بجھنے نہیں دیا اظہارؔ
ہوا بھی تیز تھی زیرِ عتاب بھی آئے

☆

(c) ketabton.com: The Digital Library

”دیدہ ور“

تنہائی کا عذاب مسلط تھا شہر پر
سایوں سے جسم، جسم سے سائے بچھڑ گئے
ہر آنکھ گھومتی تھی خود اپنے مدار میں
کرتے تھے کوچ شہر سے خوشبو کے کارواں
سانسوں میں زہر پھیل رہا تھا شناخت کا
انسان کھو رہا تھا صداؤں کی بھیڑ میں
پنجرے میں بند پنچھی، ہوا میں اڑا دیئے
میں نے ہی اپنی ذات کی قربانی پیش کی
نرگس کی آنکھ نصب تھی چہروں پہ ہر طرف
آئینہ کس سے عکس کی خیرات مانگتا

……☆……

○

ہونٹ گنگناتے ہیں، اور روح گھائل ہے
لفظ اور معانی میں، اک خلیج حائل ہے

چاند بھی یہ کہتا ہے، گھر کی قید سے نکلو
راہ میں بہک جانا، زندگی کا حاصل ہے

ساحلِ سمندر پر، جھومتے نظاروں کے
زخم زخم پاؤں میں اِک شکستہ پائل ہے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

رنگ آ کے ملتے ہیں، بے شمار رنگوں میں
ساز جس سے بنتے ہیں وہ ترنگ زائل ہے

شہر کی اذیت ہی آئینے کو توڑے گی
ایک بہرا آقا ہے، ایک گونگا سائل ہے

……☆……

ایک شعر

سفر کو ترک کر کے لوٹ آیا کہکشاؤں سے
تری پلکوں کی جنبش پاؤں کی زنجیر بنتی ہے

……☆……

○

وقت کے پاؤں کی زنجیر نہیں دیکھو گے
خواب دیکھا ہے تو تعبیر نہیں دیکھو گے

اس کے ہر رنگ میں پنہاں ہیں تمہارے جلوے
ہاں مگر تم مری تصویر نہیں دیکھو گے

کتنا بھرپور ہے قصہ مری بربادی کا
تم مرا حاصل تعمیر نہیں دیکھو گے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

اپنے ہاتھوں کی یہ تحریر نہیں دیکھو گے
کیا کہا گردشِ تقدیر نہیں دیکھو گے

کیا مرے جرم کے افسانے ہی دہرانے ہیں
مجھ پہ برسائے گئے تیر نہیں دیکھو گے

ہاتھ میں آ گیا تاروں کا دوپٹہ کیسے
خاک پر چاند کی تسخیر نہیں دیکھو گے

ان پہ آئینے بھی برساتے ہیں پتھر، اظہار
چاہنے والوں کی توقیر نہیں دیکھو گے

......☆......

○

پتھر کی آنکھ میں کوئی تصویر کھو گئی
آئینہ جاگتا رہا آواز سو گئی

تعبیر جس میں زندہ تھی چاہت کے خواب کی
وہ آنکھ وسوسوں کی نئی فصل بو گئی

آوارہ بن کے مٹ گئے قوسِ قزح کے رنگ
تتلی جو اپنی روح میں کانٹے چبھو گئی

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

کرنا تھا جس نے قتل مجھے اپنے ہاتھ سے
وہ میرے ایک لمس سے بے حال ہو گئی

اظہار چاہتیں بھی تو جگنو کے خواب ہیں
اک آنکھ شہر بھر کے گناہوں کو دھو گئی

......☆......

ایک شعر

تتلیوں کے پیرہن لائی تھیں اندھے شہر میں
وحشتیں شب کی نجانے کس نگر میں کھو گئیں

......☆......

میں غزل میں سما نہیں سکتا

اُس نے تصویر میری چومی تھی
اور پھر کائنات جھومی تھی
مستقل گردشوں کی زد پر ہوں
وہ مرے بازؤں میں گھومی تھی
کیوں مجھے یاد کر کے وہ روتی
اپنی قسمت کی یہ بھی شومی تھی
میں غزل میں سما نہیں سکتا
اس لئے آئینے کو توڑا ہے
وسعتیں آرزو کو لے ڈوبیں
کیوں مقید ہو آنکھ شیشے میں

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں روایت شکن نہیں لیکن
جدتوں کو تلاش کرتا ہوں

من میں ڈوبوں تو اپنی آنکھوں پر
روز اک بت کو فاش کرتا ہوں

پیار کا نام لے کے بستی میں
ہائے فکر معاش کرتا ہوں

روک سکتا نہیں سفر اظہار
آئینے پاش پاش کرتا ہوں

ٹوٹتے عکس چوم کر پیہم
روح میں ارتعاش کرتا ہوں

......☆......

O

حاصل درد ہو گیا ہوں میں
راہ کی گرد ہو گیا ہوں میں

دیکھ کر اس کی احمریں آنکھیں
کس قدر زرد ہو گیا ہوں میں

آگ برسا رہا تھا وہ لہجہ
بے طرح سرد ہو گیا ہوں میں

Scanned by CamScanner

کس نے قاتل نگاہ سے دیکھا
اپنا ہمدرد ہو گیا ہوں میں

لو قبیلے کو چھوڑ کر اظہار
آج اک فرد ہو گیا ہوں میں

☆

ایک شعر

جگنو کا بدن نغمہ ہے آؤ اسے گائیں
اس شام کے آنچل سے کوئی ساز چرا کر

☆

O

دوڑی یہ کیسی لہر شفق میں خمار کی
پتھر میں مضطرب ہیں لویں بھی شرار کی

بے چشم اس قدر تھے حوادث حیات کے
جو راہ سامنے تھی وہی اختیار کی

پھر آشیاں بناتے ، پرندے درخت میں
حالت تو دیکھ لیتے ذرا برگ و بار کی

(c) ketabton.com: The Digital Library
Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

وہ آئینے کے سامنے ساکت کھڑی رہی
کتنی رتیں گزر گئیں یونہی بہار کی

پائل کی لے ابھرتی ہے رہ رہ کے چاند میں
آنگن میں محوِ رقص ہے شب انتظار کی

(گرفت سے بعض ترامیم کے ساتھ)

ایک شعر

ایک تتلی نے مرے کان میں سرگوشی کی
گل کی دوشیزگی اک قصہٴ پارینہ ہے

ایک لمحے کو چاہ لیتا ہے
اور پھر اپنی راہ لیتا ہے

کس قدر ظلم ہے میرا قاتل
میرے گھر میں پناہ لیتا ہے

زندگی کی نوید ہے لیکن
جان بھی گاہ گاہ لیتا ہے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

جب بھی گھٹتا ہے دم ہواؤں کا
اُس کا آنچل کراہ لیتا ہے

قافلہ راہ پر نہیں آتا
روز اک انتباہ لیتا ہے

دیکھتا ہی نہیں مگر اظہار
جان وہ کم نگاہ لیتا ہے

ایک شعر

لہراتے ہوئے گاتا ہوں دریاؤں کے نوحے
جنگل کی فضا راس بہت آنے لگی ہے

ہوا کے پاؤں میں پائل ہے، ہم کو رقص کرنے دے
نظر بہکی ہے دل گھائل ہے، ہم کو رقص کرنے دے

ہوائیں گا اٹھیں، جھومے شجر، طاؤس لہرائے
فضا اس بات پہ قائل ہے، ہم کو رقص کرنے دے

جسے خوابوں کی دنیا میں بسا کے کِھل گئیں کلیاں
وہ تتلی پیار کی سائل ہے ہم کو رقص کرنے دے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

ہمیں جو اجنبی منزل سے اپنے دیس میں لائیں
ان آنکھوں کا نشہ زائل ہے ہم کو رقص کرنے دے

ہماری راہ میں اظہار ان دریاؤں سے آگے
ستاروں کا دھواں حائل ہے ہم کو رقص کرنے دے

ایک شعر

آنکھ مدہوش ہے اب صبح بھی ہوگی کہ نہیں
رات نے چاند کے آنچل کا سرا تھام لیا

سجا کے آنکھ کو ، آئینہ توڑ دیتا ہے
وہ خواب چُنتا ہے تعبیر چھوڑ دیتا ہے

وہ مرے قتل کے سازش اگر نہیں کرتا
تو گل کو ہاتھ میں پھر کیوں مروڑ دیتا ہے

اتر تو جائے سفر کی تھکن مگر کیسے
کہ جب وہ بات کا پہلو [illegible] موڑ دیتا ہے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

وہ میرے لمس کو برداشت کر سکا کیسے
گلوں کا رس جو ہوا میں نچوڑ دیتا ہے

یہ آئینہ بھی منافق ہے کس قدر اظہارؔ
کہاں کا عکس کہاں آ کے جوڑ دیتا ہے

(گرفت سے تبدیلی کے بعد)

......☆......

ایک شعر

قسم ہے سانس لینے ہی نہ دے گی
بہت بیساختہ اس کی نظر ہے

......☆......

O

زندگی راہ میں بے حال کھڑی روتی ہے
چشم تعبیر جہاں خواب میں گم ہوتی ہے

روپ کے چاند کو لاحق ہے یہ کس رات کا خوف
گھر کے آنگن میں اندیشوں کی کرن بوتی ہے

مارتی ہے مجھے بے وقت، اٹھا کر فتنے
میری تنہائی تو، بیٹی میری اکلوتی ہے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

مری شہزادی مرے شہر کے ہنگاموں سے
جاگ اٹھتی ہے مگر آس بھی اک کھوتی ہے

ہم نے اظہار جسے نام دیا ہستی کا
گھر کی تنہائی میں بے فکر پڑی سوتی ہے

☆

ایک شعر

فاختہ آگری سمندر میں
کھینچتا ہے یہ کون تصویریں

☆

○

زندگی اپنے کسی خواب پہ مغرور نہیں
آنکھ بیزار ہے شیشے کا بدن چور نہیں

اپنے پامال تبسم کو کہاں لے جاؤں
وصل کی رات ہے اور لمس سے مسحور نہیں

راہ گم کردہ نہیں ہے میری آغوش کا لمس
میری نکہت کسی عریانی میں مستور نہیں

سنگ باری کا کوئی ڈر نہیں لیکن اظہار
پھول کے ہاتھ میں پتھر مجھے منظور نہیں

☆

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

O

آئینہ اُس نے توڑ ڈالا ہے
جس کی آنکھوں کا رنگ کالا ہے

بند کلیوں کا مسکرا دینا
وقت کے جبر کا ازالہ ہے

رات کی تیرگی سے واقف ہوں
میرا قاتل کوئی اُجالا ہے

ڈوبنا جب مرا مقدر تھا
پھر سمندر نے کیوں اُچھالا ہے

اس کی آنکھوں کی جھیل میں اظہار
مرا اک گم شدہ حوالہ ہے

Scanned by CamScanner

شکست

من کے ویران جزیرے میں لٹا جاتا ہوں
چاٹتا رہتا ہے اک ضبط کا موسم مجھ کو
ان کے منصف بھی یہ کہتے ہیں مرا جرم نہیں
زور آور مجھے جینے کی سزا دیتے ہیں
پابہ زنجیر ہے انصاف کا سہما ہوا دیو
آسماں اپنی اڑانوں کا جہاں بھول گیا
من سُلگ اٹھتا ہے خوشبو کی مہک سے ہر بار
اک شکاری نے کمیں گاہ سے باہر آ کر
کتنے معصوم پرندوں کا گلا گھونٹا ہے

☆

O

گیتوں میں ڈھل کے کرب کی شہنائی لُٹ گئی
سائے دراز ہو گئے انگڑائی لُٹ گئی

اک حادثے کی زد پہ رہا معجزوں کا خواب
وسعت ملی تو آنکھ کی گہرائی لُٹ گئی

ہر بار جشنِ نو کا کیا اس نے اہتمام
ہر بار اُس نے بات یہ دہرائی، لُٹ گئی

پیہم رہا ہوں انجمن آرائیوں سے دور
حیراں ہوں کیسے پھر مری تنہائی لُٹ گئی

(c) ketabton.com: The Digital Library
Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

بکھرے تھے سارے شہر میں قوسِ قزح کے رنگ
تتلی مگر جہاں بھی نظر آئی لُٹ گئی

دیکھا مجھے تو آنکھ بچا کر گزر گیا
اک پل میں عمر بھر کی شناسائی لُٹ گئی

سایوں کے ساتھ ساتھ چلا تھا تمام عمر
ٹوٹا تو اک ستارے کی بینائی لُٹ گئی

اظہار میرے عہد کے ماتھے پہ درج ہے
جونہی چراغ جل اٹھے دانائی لُٹ گئی

......☆......

○

بارشوں کی نذر ہے سودا مری تعمیر کا
ٹوٹتا جاتا ہے رشتہ خواب سے تعبیر کا

فصلِ گل میں دیکھئے گل کی پریشانی کا حال
پوچھئے مت، مجھ سے افسانہ مری تقدیر کا

توڑتا ہے عکس جب مرا ، حصارِ آئینہ
ناگہاں کیوں رنگ اڑتا ہے تری تصویر کا

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

ہاتھ میں تلوار لے کر سوچ میں گم ہو گیا
قتل کر دے گا مجھے یہ مرحلہ تاخیر کا

آنکھ جھکتی ہے تو اٹھ جاتی ہیں کتنی انگلیاں
ترا گھائل راستہ روکے گا کس کس تیر کا

میری رسوائی نے قاتل کو پریشاں کر دیا
یہ بھی شاید اک حوالہ ہے میری توقیر کا

رفعت تخیل بھی ہونے لگی پیوند خاک
میرے سر پر آگرا شعلہ تری تاخیر کا

میں سمندر ہوں مگر دریاؤں میں تقسیم ہوں
لوٹ لے گا مجھ کو خمیازہ مری جاگیر کا

اپنی آزادی تھی گویا زلف کی آوارگی
سلسلہ ملتا گیا زنجیر سے زنجیر کا

یہ شکستہ آئینہ اظہار بے مصرف نہیں
منعکس اس میں اک اندیشہ بھی ہے تنویر کا

Scanned by CamScanner

○

نت نئے پیکروں میں ڈھلتا ہے
وہ مرے ساتھ ساتھ چلتا ہے

میں اُسے راستہ بناتا ہوں
اور وہ راستے بدلتا ہے

برف باری ہے جس کے آنگن میں
کس کا پیکر وہاں پگھلتا ہے

زیست کی تیرہ تار گھاٹی میں
اک پرانا چراغ جلتا ہے

دیپ میں نے جسے دیئے اظہار
وہ گرا کرمجھے، سنبھلتا ہے

......☆......

ایک شعر

شہر کے قہقہوں پہ مت جانا
لوگ اپنی ہنسی اڑاتے ہیں

......☆......

(c) ketabton.com: The Digital Library

کرچیاں

رُخِ گلاب پہ جب اوس پڑنے لگتی ہے
چمک کے اڑنے کو پر تولتی ہے چنگاری
کہیں جو ذہن میں جھونکا ہوا کا آجائے
تو ذائقوں سے لپٹتی ہیں تلخیاں آ کے
میں خوشبوؤں سے مگر فاصلہ نہیں رکھتا
یہ جانتا ہوں کہ سانسوں میں حشر برپا ہے
رگوں میں خون کی گردش بحال کیا ہوتی
مرا غرور مجھے راستے میں چھوڑے تو
میں تیری یاد کو جا کر گلے لگا لوں گا
مگر میں ٹوٹ رہا ہوں بڑے تسلسل سے

......☆......

○

پانیوں میں گلاب بہنے دے
لمس کا خواب زندہ رہنے دے

اک کھلونا کہیں نہ بن جاؤں
پیار کا درد مجھ کو سہنے دے

میں اندیشوں میں ہو گیا محصور
کانچ کا یہ مکان ڈہنے دے

خامشی حد سے بڑھ گئی اظہار
جانِ من کچھ تو آج کہنے دے

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

میرے خوابوں کا گھر جلا دو گے
اور تم صرف مسکرا دو گے
مجھ کو مجرم قرار دے کر تم
بے گناہی کی کیا سزا دو گے

……☆……

○

پھول روتا ہے پھول ہنستا ہے
آئینہ کس قدر شکستہ ہے
جل رہے ہیں شجر کے سائے بھی
اپنی بستی میں کون بستا ہے

……☆……

سحر

لوگ اس بات کو نادانی پہ محمول کریں
میں تمسخر کا نشانہ ہی بنوں گا لیکن
اپنے ادراک کے شعلوں میں جلا جاتا ہوں
خود سے ہوں برسرپیکار بقا کی خاطر
ختم ہونا ہے تصادم سے گریزاں ہونا
سخت مشکل ہے مگر صاحبِ ایماں ہونا
سنگ ٹکرائے ہیں آپس میں، تو تاریکی میں
ایک پل ہی سہی کرنوں کی سحر پھیلی ہے

……☆……

Scanned by CamScanner

محبتوں کی خیر ہو ، نہ روپ ہے نہ رنگ ہے
ہوں پتھروں کے درمیاں ، یہ آئینہ بھی سنگ ہے

اگر جدا ہوئے ہیں ہم، سفر ابھی رکا نہیں
میں اس کی سانس سانس ہوں، وہ میرا انگ انگ ہے

گرفتہ دل کلی مگر، چٹک کے پھول بن گئی
یہ کون سا خمار ہے یہ کون سی ترنگ ہے

میرا ضمیر صاف ہے اگر بہک چلا تو کیا
نظر میں کوئی میل ہے نہ دل پہ کوئی زنگ ہے

ترس رہی ہیں پیار کو، سمندروں کی وسعتیں
کشادہ کسقدر ہے دل، یہ آنکھ کتنی تنگ ہے

نگاہ ہے تو دیکھئے، میں کیا کروں گا تبصرے
یہ موت ہے وہ زندگی وہ شمع یہ پتنگ ہے

ہے کشمکش میں آگہی قیامتوں کو دیکھ کر
بدن پہ برف جم گئی ، لہو میں اک اُمنگ ہے

(c) ketabton.com: The Digital Library
Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

حقارتوں کی نذر ہیں، محبتوں کے سلسلے
میں دم بخود نہیں فقط، وہ نازنین بھی دنگ ہے

خلش فقط یہی رہی، یہ کیسی چوٹ کھا گیا
نہ دشمنی نہ دوستی نہ صلح ہے نہ جنگ ہے

میں بارشوں میں بھیگ کر، اُفق کے پار جا بسا
ہوائیں تھرتھرا اٹھیں ، فضا میں جلترنگ ہے

⭐

ایک شعر

شام نے مجھ کو ہتھیلی پہ ہے رکھا شاید
جو بھی آتا ہے مری راکھ اڑا دیتا ہے

⭐

○

خوشبو کو بکھیرا ہے اگر خاک رہی ہے
آوارگی تہذیب کا ادراک رہی ہے

کیوں پھول مہکتے نہیں آنگن میں ہمارے
یہ آنکھ ہماری بھی تو نم ناک رہی ہے

حالات نے روندا اُسے پتھر میں سمو کر
وہ روح جو اس جسم کی پوشاک رہی ہے

Scanned by CamScanner

اس دیس میں اظہار چمکتے ہیں ستارے
جس دیس میں خوشبو کی قبا چاک رہی ہے

کیوں سائے میں جلتا ہے چناروں کا سراپا
تڑپے ہوئے جگنو کی نظر پاک رہی ہے

……☆……

ایک شعر

تری پلکوں سے اُڑا کرتے ہیں جگنو شب بھر
رات اس شہر کی گمراہ نہیں ہو سکتی

……☆……

O

پیار کا رنگ ہی نرالا ہے
چاند بھی جگنوؤں کا ہالہ ہے

آئینے کی شکست کا قصہ
زندگی کا نیا حوالہ ہے

لغزشوں سے بچا گئے دامن
ہوش ہم نے کہاں سنبھالا ہے

(c) ketabton.com: The Digital Library
Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

وقت اپنے مدار سے نکلا
یہ اندھیرا ہے یا اُجالا ہے

اس قیامت سے کون گزرے گا
آپ نے قد بہت نکالا ہے

☆

ایک شعر

تالاب میں اتر کے مرا عکس کھو گیا
گہرے سمندروں سے بچھڑنا عذاب تھا

☆

O

پیار کے خواب کو شرمندہ نہیں چھوڑے گا
ضبط کا روگ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا

اُڑ رہا ہوں مگر افسوس بھی ہوتا ہے مجھے
یہ سفر چاند کو تابندہ نہیں چھوڑے گا

شب کے جگنو! میری دھڑکن کا ستارہ ٹوٹا
وہ سلامت کوئی سازندہ نہیں چھوڑے گا

Scanned by CamScanner

اس نے تفصیل تھما دی کئی تعبیروں کی
گویا وہ حسن کو پائندہ نہیں چھوڑے گا

گھر کے رستے کا مجھے علم ہے لیکن سوچو
کیا تعاقب میں وہ کارندہ نہیں چھوڑے گا

وہم طوفاں میں بُجھا دیتا ہوں شمعیں اظہار
یہ اندیشہ مجھے رخشندہ نہیں چھوڑے گا

......☆......

ایک شعر

ان فضاؤں میں کوئی آگ بھڑک سکتی ہے
تیری خوشبو نے پکڑ لی ہے ہوا کی انگلی

......☆......

O

کہکشاؤں نے آسماں توڑا
درد نے رابطہ کہاں توڑا

کرچیوں میں ہیں منتشر چہرے
آئینہ تم نے ' مہرباں توڑا

دیپ سب بجھ گئے ہیں پلکوں پر
کس نے خوابوں کا یہ سماں توڑا

(c) ketabton.com: The Digital Library
Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

کانچ نے ٹوٹ کر صدائیں دیں
تم نے وعدہ جہاں جہاں توڑا

زندگی کا مجسمہ بکھرا
کس نے خوشبو کا کارواں توڑا

تشنگی کھا گئی سمندر کو
بیکرانی نے بیکراں توڑا

اُڑ رہے ہیں خلاؤں میں اظہار
ضبط نے کانچ کا مکاں توڑا

......☆......

''چوم لو پیار سے مری تصویر''

کشمکش خوب ہے مگر جاناں
اس طرح وقت روٹھ جاتا ہے
زندگی اوس سے مشابہ ہے
اک کرن اس کو چاٹ جائے گی
مصلحت کیش مت بنو ہمدم
پیار اک مختصر سا وقفہ ہے
جب یہ سمٹے تو خاک ہو جائے
اور پھیلے تو پھر قیامت بھی

Scanned by CamScanner

اس کے من میں پناہ لیتی ہے
چوم لو پیار سے مری تصویر
تا کہ میں ہوش میں تو آ جاؤں
میرا سینہ بہت کشادہ ہے
میرے سائے سے ڈر رہے ہو اگر
تم مری روح میں سما جاؤ
چھوڑ دو آگہی کی سرحد کو
روپ کیوں آئینے کا قیدی ہو
ان ہواؤں کا رس بھرا لہجہ
میری جانب تمہیں بلاتا ہے
آؤ تم مجھ سے کیوں گریزاں ہو
میں نے اپنا حصار توڑا ہے

……☆……

O

کوئی رشتہ تو اپنی اصل سے ہے
آئینہ پتھروں کی نسل سے ہے

ہجرتوں کو ہی ساتھ لائیگا
یہ اندیشہ بھی ہم کو وصل سے ہے

راکھ اُڑنے نہ دو ہواؤں میں
یہ ثمر بھی تو گل کی فصل سے ہے

……☆……

(c) ketabton.com: The Digital Library
Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

کہر

روپ یہ کس کا شعاؤں میں ہوا ہے تحلیل
چشم تعبیر سے آ لپٹے ہیں سائے کتنے
پھول کا لمس مرے ہاتھ میں مرجھاتا ہے
گو یہ دعویٰ میں بڑے زعم سے کر سکتا ہوں
ایک جذبے کے کئی رخ ہیں مگر لاحاصل
منکشف کس پہ ہو الہام کی پہلو داری
یوں ہے ہر آنکھ مسافت کی تھکن سے بوجھل
روبرو جو بھی ہے اس رنگ کے گن گاتی ہے

کون مٹتے ہوئے نقطوں سے بنائے تصویر
متصل رہ سے بھٹکنا ہے نظر کی تقدیر
گھر کے باہر کوئی آہٹ ہو تو ڈر لگتا ہے
اپنے بے ربط حوالوں کو کہاں لے جاؤں
گل نرگس میں اگر نصب ہوئی ہیں آنکھیں
خاک و خدا اپنے ابھرتے نہیں لیکن پھر بھی
ہم تو اس دیس کے بے چشم مسافر ٹھہریں
سنگ ریزے جہاں ادراک کے آئینے ہیں

......☆......

ایک شعر

چاند اس دشت کی ویرانی میں گم ہو جاتا
تری پازیب کی آواز کہاں سے آئی

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

ذرّہ ذرّہ ہے برسرِ پیکار
حادثے ہیں شکست سے دو چار

لگ رہی ہے ہر ایک شے ساکن
تیز ایسی ہے وقت کی رفتار

میرا حلیہ بگاڑنے والے
مجھ کو آخر بنا گئے شہکار

تھام کر ہاتھ اس ستمگر کا
زندگی میں تھکا ہوں پہلی بار

کوچ کرتے ہیں امن کے پنچھی
اس قبیلے کا مر گیا سردار

آنکھ میں خشک ہو گئے آنسو
جا رہا ہے کوئی سمندر پار

اس اذیت کی حد نہیں معلوم
وقت سویا ہے آنکھ ہے بیدار

منہ چھپا کر گزر گئی خوشبو
کون کرتا ہے پیار کا اظہار

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

قتل

کانپ اٹھتا ہوں، لرزتے ہیں شجر کے پتے
گھر کے آنگن کی مہک روح کو تڑپاتی ہے
ایک دھڑکا سا لگا رہتا ہے لٹ جانے کا
آسماں رات کو تاروں کی قبا اوڑھے گا
آئینہ بھی کسی پتھر کا نشہ توڑے گا
کہکشاں اپنے تخیل کی کہاں ہے سالم
اب کوئی کس پہ بھروسہ کرے، توبہ توبہ
اس نے پھولوں کے تقدس کو کیا ہے نیلام
جس نے برسات میں خوشبو کی ردا اوڑھی تھی

......☆......

○

رات کو صبح کی تنویر کہاں لے جائے
جانے اس خواب کو تعبیر کہاں لے جائے

آندھیاں اک نئے محور میں پھراتی ہیں مجھے
کیا خبر پاؤں کی زنجیر کہاں لے جائے

وقت نے جس کے تقدس کو کیا ہے رسوا
آنکھ جلووں کی وہ جاگیر کہاں لے جائے

آنکھ میں عکس اترتے نہیں سچائی کے
زندگی اپنی یہ تصویر کہاں لے جائے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

شہر کے آئینے سب اس کا اڑاتے ہیں مذاق
آدمی اپنی یہ توقیر کہاں لے جائے

وہ کرن راہ بھٹکتی ہے جو ہولے ہولے
اس کو رفتار کی تاخیر کہاں لے جائے

زیست گر اس کو اتارے نہ میرے سینے میں
یہ چمکتی ہوئی شمشیر کہاں لے جائے

راستوں میں جو سُلگتی ہے وہ خوشبو اظہار
اپنی پیشانی کی تحریر کہاں لے جائے

نارسائی

صبح نے آ کر کہا
تیز آندھی نے میری بینائی مجھ سے چھین لی
رہ گیا میرا وجود
اک سفیدی آنکھ کی
مجھ میں آ کر گل ہوئے ہیں
جگنوؤں کے دیپ بھی
کرچیوں کے خواب نے
ریزہ ریزہ کر دیا تعبیر کو

Scanned by CamScanner

○

پھول میں رنگ ہے نہ باس کوئی
مجھ پہ سجتا نہیں لباس کوئی

نوچ لے گا گلاب چہروں کو
عکس پھرتا ہے بدحواس کوئی

لوگ سب بانٹتے ہیں دریا کو
اب بجھاتا نہیں ہے پیاس کوئی

ہے کوئی نہیں بظاہر کچھ
ہو رہا ہے مگر اداس کوئی

کانپ اٹھتی ہے میری تنہائی
جیسے رہتا ہو آس پاس کوئی

کان میں کہہ گئی صبا آ کر
لے اڑا پھول کی مٹھاس کوئی

سوچتا جارہا ہوں اب اظہار
ایک موسم تو آئے راس کوئی

☆

(c) ketabton.com: The Digital Library

ناتمام

داستاں مکمل ہے ، سلسلہ ادھورا ہے
بیکراں ٹھہرنا ہے ، ناتمام رہ جانا
کیا کروں گا میں آخر ، بے حساب ہو کر بھی
تجھ کو پار کر کے میں ہر شناخت کھو دوں گا
مجھ کو صاف بتلا دے ، کونسی ہے حد میری
اپنی بازیابی میں ، عمر بیت جاتی ہے
اور کس کو فرصت ہے ، زندگی لٹانے کی
میں خدا نہیں جانم ، میری حد مقرر ہے

میری ساری سرشاری ، تتلیوں کے خوابوں کو
آنکھ میں سجانا ہے ، روح میں بسانا ہے
ذات کے جزیرے میں ، گونجتی ہے شہنائی
آئینے سنورتے ہیں ، صورتیں بگڑتی ہیں
اپنے قد سے بڑھتے ہیں جب چنار کے سائے
آگہی کے ساحل پر ، شام چھانے لگتی ہے
کتنا تنگ کرتا ہے ، بے کنار ہو جانا
وسعتوں کو نگلے گی وسعتوں کی بیزاری
اک کلی میں سمٹا ہے ، آرزو کا پھیلاؤ
لمس کے سمندر میں ، کائنات ہے رقصاں
فاصلے مٹانا ہی ، میری بیکرانی ہے
میں کہاں سماتا ہوں ، اپنی ذات میں تنہا

Scanned by CamScanner

کس حصار کو توڑوں، میرے گرد رہ رہ کر
خواب خواب سی آنکھیں، دائرے بناتی ہیں
پھول پھول سا لہجہ، آبشار بنتا ہے
کیا ہوا کہ میں اب تک خوشبوؤں میں بکھرا ہوں
سسکیوں کی یکجائی، مجھ کو ایک کر دے گی
ہے میرے تعاقب میں، ایک لمحۂ ادراک

☆

تعین

تصویر کے رخ ہیں ہزار
اپنا تعین کیا کروں
کیا تیزیٔ رفتار ہے
لگتا ہے جیسے زندگی
کروٹ بدلتی ہی نہیں
کس کیفیت کا دائرہ
پھیلا ہے میری ذات میں
سائے میں مدغم ہو گئیں
کرنیں کنواری دھوپ کی

(c) ketabton.com: The Digital Library
Scanned by CamScanner

صحرا میں آکر کس طرح
دریا کا پانی رک گیا
ہے کشمکش میں آگہی
لے جا رہا ہے کس طرف
یہ حیرتوں کا کارواں
وہ ماورا ہے سوچ سے
جو سامنے کی بات ہے
جیسے یہاں ہر حادثہ
اک حادثے کی زد میں ہے
پیہم شناسائی میں بھی
باہم خلا موجود ہے
لیکن کہیں ملتا نہیں
اس اجنبیت کا سرا

جب آئینے کی آنکھ سے
تعبیر کا کاجل اترا
لاؤں اسے کیوں روبرو
اک عکس بے توقیر ہے
یہ لمحۂ موجود بھی

……☆……

(c) ketabton.com: The Digital Library

یلغار

شام کے سائے نے جب راستہ کاٹا اپنا
اک نئی صبح نے ڈھونڈا ہمیں قریہ قریہ
ہاں مگر نیند سے بوجھل تھیں ہماری آنکھیں
محترز ہم رہے احساس کی یکجائی سے
منزلیں راہ میں آئیں تو انہیں ٹھکرایا
راستوں کو کہیں دلدل میں ڈبو کر آئے
ہم نے دوچار کیا روح کو تنہائی سے
خودکشی کرتے رہے ہم بڑی دانائی سے

یہ جو مغرب سے اُمڈ آئے ہیں گہرے بادل
ان میں روپوش ہیں صدمے کئی طوفانوں کے
آگ ہی پھرتی ہے سائے کا لبادا اوڑھے
کس نے سوچا تھا کہ جب ہم پر گرے گی بجلی
روشنی بھی اُسی یلغار میں شامل ہوگی

......☆......

ایک شعر

گھر میں یہ سوچ کر پریشاں ہوں
مور جنگل میں ناچتا ہوگا

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

فریب

ٹوٹ جاتا ہوں اس بھروسے پر
تم میری کرچیاں سمیٹو گے
کتنے قامت دراز سائے بھی
زندگی کے دماغ پر چھا کر
خود نمائی کے جال بُنتے ہیں
کون اس کرب کا شناسا ہے
آئینہ کہہ رہا ہے رہ رہ کر
قاتلوں کا ضمیر زندہ ہے

......☆......

کرچیوں کو سنبھال کر رکھنا

خامشی نے جو سنگ برسائے
آئینہ ٹوٹ ٹوٹ کر بکھرا
بٹ گئی بے شمار خدشوں میں
ایک موہوم سی شناسائی
پھر بھی تخلیق کی صعوبت میں
قلبِ شاعر کی دھڑکنیں رک کر
کہہ رہی ہیں کئی مراحل ہیں
شب کی اس بے چراغ وادی میں
بجھ نہ جائیں یہ آس کے جگنو
لوٹ آئے وہ آگہی شاید
عہدِ بے چہرگی میں ، ہمراہی
کرچیوں کو سنبھال کر رکھنا

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

میں تری نبض پہ جب ہات نہیں رکھ سکتا
روبرو تیرے کوئی بات نہیں رکھ سکتا

پیرہن تیز ہواؤں میں گھرا ہے میرا
اس قیامت میں تجھے ساتھ نہیں رکھ سکتا

آنکھ ہے، خواب کی تعبیر بدل سکتی ہے
کانچ میں پیار کے جذبات نہیں رکھ سکتا

جس نے اس شہر کو اک آہ میں تبدیل کیا
نام اس جبر کا ''حالات'' نہیں رکھ سکتا

حادثے میرے تعاقب میں چلے آئیں گے
گھر میں خوشبوؤں کے سوغات نہیں رکھ سکتا

ٹوٹ جائے گا بدن ضبط کی بے خوابی سے
سنگ کی آنکھ میں خدشات نہیں رکھ سکتا

میں نمائش کی ہنسی، ہنس نہیں سکتا اظہار
زیست کی جھولی میں خیرات نہیں رکھ سکتا

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

تناظر

نئی رتوں کا سفر عجب ہے
مسافتوں نے شجر سے سائے چرا لئے ہیں
جو برگِ آوارہ گر رہے ہیں زمیں پہ آ کر
تو ان سے تصویر بن رہی ہے
کئی شکستہ سماعتوں کی
کوئی صدا ہو مجسمہ ہے نحوستوں کا
قفس کے اندر سمٹ گیا ہے جہان سارا
گھٹن نے بڑھ کر سب آئینوں کو بجھا دیا ہے
غبار حائل ہوا ہے کرنوں کے راستوں میں
کسی کے چہرے کو کس تناظر میں کوئی دیکھے

ہر ایک منظر ہے کتنا کورا
نہ فاصلوں کے وہ ذائقے ہیں
نہ لمس کھلتے ہیں قربتوں کے
وہ ایک لمحہ ، جو چپکے چپکے
زمانہ مجھ میں تلاشتا ہے
وہ کھو چکا ہے
غروب ہوتا ہوا یہ سورج
تمام خوابوں کو چاٹ لے گا

......☆......

ایک شعر

میں جزیروں کی سیاحت میں مگن تھا لیکن
اس کی پلکوں نے ستاروں کے سفر پر بھیجا

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

لمس کا دائرہ سمٹتا ھے

خوشبوؤں کا سفر نہیں رکتا
من کے ویران بھوت بنگلے میں
روشنی اک کھلا دریچہ ہے
اور مجھ کو برہنہ کر دے گا
اپنے سائے کو اوڑھ کر پھرنا
آئینے میں سما گئی دنیا
شب کی تاریکیوں میں رہ رہ کر
میں نے کرنوں کا رقص دیکھا ہے
ایک ویراں مکان پر کب سے
زندگی کی بہار۔ چھائی ہے

آنکھ کی پتلیوں میں یکجا ہیں
سلسلے کتنے آسمانوں کے
جھیل میں رفعتیں اتر آئیں
خوف ہے بیکراں نہ ہو جاؤں
لمس کا دائرہ سمٹتا ہے

......☆......

ایک شعر

فاختائیں جہاں مصروف تھیں شرمانے میں
کالی بلی بھی وہاں تاک میں اک بیٹھی تھی

......☆......

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

تعبیر

کارواں میں شریک ہوں لیکن
سوچتا ہوں ہر اِک پڑاؤ پر
کیوں سفر منزلوں کا قیدی ہو
وقت نے دائروں کو توڑا ہے
زندگانی کے تپتے صحرا میں
آنکھ پانی کے خواب کیوں دیکھے
وہ جو چشموں کے بیچ رہتا تھا
پتھروں کو جنم دیا اس نے

☆

سمجھوتہ

اک شکستہ آئینے میں مستقل
اپنی آرائش کے لمحے ڈھونڈنا
ایک سپنا اک حقیقت بھی تو ہے
خواب آنکھوں میں سجانے کیلئے
بھول جاؤ بے بسی تصویر کی
کرچیاں چنتے رہو تعبیر کی

☆

ایک شعر

چھین کر تتلیوں سے بے خوابی
اس نے اپنا ہی گھر اجاڑا ہے

☆

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

دستک

جس کا انجام ہی اسیری ہو
اس تصادم کی کیا ضرورت ہے
رنگ اس کا کبھی نہیں جمتا
جو لہو ہو امنگ سے عاری
زہر پینا ہو جس کی قسمت میں
اس کی آنکھوں میں کب سماتے ہیں
آنے والی بہار کے سپنے
کتنے فتنوں کی زد میں ہے آغوش
بے سبب جاگنے کی خواہش سے
ایک قاتل کی نیند بہتر ہے

داؤ

میں غروب ہو کے طلوع ہوا، تو برہنہ پا تھیں سماعتیں
میں بھٹک، نہ جاؤں خلاؤں میں
ترے خال وخد کا فریب بھی
نہ الجھ سکا میری ذات سے
بڑی مضمحل ہے انا مری
کہاں ہے نگاہ کی آب وتاب
کہاں ہے بدن کا وہ پیچ وخم
ترے پیکرِ ناز میں ہم نشیں

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

نہ چڑھاؤ ہے نہ اتار ہے
کوئی بے کلی نہ قرار ہے
نہ ہو جس سے روح میں کھلبلی
بھلا ساز وہ کوئی ساز ہے
ترے قامت وقد کا غرور ہی، کہیں نغمہ بن کے ہوا ہُوا
مرے ہم سفر تری راہ میں، نہ نشیب ہے نہ فراز ہے

☆

O

جاگتی آنکھ میں جب رات اُتر آتی ہے
جھیل میں تاروں کی بارات اُتر آتی ہے

میں ترے جسم کو پامال تو کرلوں لیکن
ایک خوشبو بھی ترے ساتھ اُتر آتی ہے

جب بھی دھرتی پہ کسی جشن کی تیاری ہو
آسمانوں سے مری ذات اُتر آتی ہے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

بھیگ جاتا ہے بدن میرا، کسی بارش میں
بدلیوں سے کوئی سوغات اُتر آتی ہے

اڑتا پھرتا ہوں میں خوابوں کے نگر میں اظہار
عرش سے دل پہ کوئی بات اُتر آتی ہے

☆

آہٹ

برگِ آوارہ کی وہ سرگوشیاں کس نے سنیں
دھڑکنوں کو جو صلیب عصر پر لٹکا گئیں
دھوپ اور سائے کی نسبت بت گروں نے لوٹ لی
بے حسی ہر چیز پر طاری ہے لیکن لوٹ آ
اک ہیولا آن دھمکے گا دبے پاؤں یہاں
اک مہیب آواز ابھرے گی فضا میں چار سُو
فاختائیں کھو گئیں تنہا جزیرے میں کہیں
سنگ زاروں کی سماعت میں رچی اک گونج ہے
کھینچتی ہے جو ہمیشہ آگہی کو دار پر

☆

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

○

کہکشاؤں کے برابر اگر آیا ہوگا
شب کے جگنو نے مرا گیت چرایا ہوگا

اس کی چھاؤں میں گلابوں کے بدن جلتے ہیں
اس شجر پر کسی آسیب کا سایا ہوگا

شام کی آنکھ میں سپنے ہیں ہم آغوشی کے
تیری پائل نے کوئی حشر اٹھایا ہوگا

تم نے منہ پھیر کے اتنا بھی نہ سوچا پگلی
یہ مسافر ہے بہت دور سے آیا ہوگا

وقت دریا میں بہاتا رہا لمحوں کے گلاب
دور سے تم نے اسے ہاتھ ہلایا ہوگا

کرچیاں ہیں ترے عارض پہ کئی صدموں کی
آئینے نے کوئی پتھر تو گرایا ہوگا

پوچھتی رہتی ہے وہ زلف پریشاں ہو کر
کس نے اس شام کو خوشبو میں بسایا ہوگا

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

آگ جل اٹھتی ہے جنگل کے کسی چشمے میں
گھنگھروؤں نے کوئی فانوس جلایا ہوگا

لمس نغموں کے سمندر میں کھلا ہے اظہار
چاند نے روپ کا آنچل ہی اڑایا ہوگا

برہمی آنکھ کی پھیلی ہوئی، قندیل میں ہے
شہر کا شہر کسی سائے کی تحویل میں ہے

قتل کر کے مجھے معصوم ہی کہلائے گا
اک ہُنر یہ بھی میرے عہد کے قابیل میں ہے

بات کھلتی نہیں آسیب زدہ بستی کی
دُھند حائل یہاں آواز کی ترسیل میں ہے

Scanned by CamScanner

(c) ketabton.com: The Digital Library

کس طرح چاند کو آغوش میں لیکر تڑپا
یہ کہانی بھی تو الجھی کسی تفصیل میں ہے

سنگ باری مرے شیشے کا بدن لے ڈوبی
فائدہ کچھ تو ترے حکم کی تعمیل میں ہے

اب درو بام بھی سائے کی طرح لرزاں ہیں
شہر کی آنکھ ہراساں کسی تمثیل میں ہے

وہ کرن آنکھ میں چمکے گی ستارہ بن کے
ایک مدت سے مگن جو مری تشکیل میں ہے

مجھ سے ٹکرایا ہے یہ کس کے بدن کا جھونکا
راہ کا سنگ بھی کوشاں مری تحلیل میں ہے

کیا کروں وہ مجھے دلدل میں پھنسا ہی لے گا
مسکراتا ہوا اک پھول جو اس جھیل میں ہے

بارہا جس نے مرے گھر کو اجاڑا، اظہار
ایک عرصے سے وہ کوشاں میری تکمیل میں ہے

Scanned by CamScanner

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library